ॐ

مارتنڈ

اپریل ۱۹۵۷ء

ॐ

کُنڈلیا پلٹوداس جی

بیراگن بھُولا آپ میں جل میں کھوجے رام
جل میں کھوجے رام ۔ جائے کے تیرتھ چھانے
کھوجے چاروں کُونٹ ۔ نہیں سُدھ اپنی جانے
پُشپ مدھیہ جیوں باس ۔ کاٹھ میں آگ چھپانی
کھودے بنا نہ ملے ۔ رہے دھرتی میں پانی
دُودھ ماہیں جیوں گھی رہے ۔ چھپی مہندی میں لالی
سب میں پُورن برہم ۔ کہیں نہیں تل بھر خالی
پلٹو ست سنگت رہو کرو اپنا کام
بیراگن کُھلی آپ میں جل میں کھوجے رام

ॐ ॐ ॐ

مارتنڈ بھون ۔ بی ۔ ۵۹ موتی نگر نیو دہلی
سالانہ چندہ بذریعہ منی آرڈر پانچ روپے ۔ وی پی سے ۵/۲ ممالک غیر سے ۱۰ شلنگ
ایک کاپی ۸/ خاص نمبر ۱۲/

مارتنڈ کے نیم

مارتنڈ ہر ماہ انگریزی کی ۱۸-۱۹ تاریخ کو موتی نگر ڈاک خانہ سے پوسٹ کیا جاتا ہے۔ (۲) مارتنڈ ہر ایک خریدار کو دو بار چیک کر کے بھیجا جاتا ہے۔ اگر کسی سجن کو کسی مہینے کا رسالہ نہ ملے، تو اسے اپنے حلقہ کے سپرنٹنڈنٹ ڈاک خانجات سے شکایت کرنی چاہیئے، اور ہر ماہ کی آخری تاریخ تک ہمیں سوچنا دینی چاہیئے، تب دوسری کاپی نئے ماہ کے رسالہ کے ساتھ ۱۸ تاریخ کو بھیج دی جاتی ہے۔ (۳) مارتنڈ کا سال مارچ سے شروع ہوتا ہے۔ اس لئے سب مسلسل مضامین مارچ یا اپریل سے شروع ہوتے ہیں۔ پس نئے خریداروں کو مارچ سے ہی خریدار بن جانا چاہیئے، اس صورت میں سب رسالجات مارچ سے مہیا کر دیئے جاتے ہیں۔ ویسے اپنی مرضی سے جس ماہ سے کوئی سجن چاہے۔ خریدار بن سکتا ہے۔ (۴) تبدیلی پتہ کی اطلاع نمبر خریداری کے ساتھ ہر ماہ کی پندرہ تاریخ سے پہلے ہمیں مل جانی چاہیئے، ورنہ رسالہ کے گم ہونے کے ہم ذمہ وار نہ ہوں گے۔ (۵) مارتنڈ کا سالانہ چندہ بذریعہ منی آرڈر پانچ روپے اور بذریعہ وی پی پانچ روپے دس آنہ ہے۔ افریقہ وغیرہ ممالک غیر سے سالانہ چندہ دس شلنگ یعنی چھ روپیہ دس آنہ ہے نمونہ کی قیمت ۸/ اور خاص نمبر کی قیمت ڈیڑھ روپیہ ہے

خط و کتابت و ترسیل زر کا پتہ

رام لال پرہارتھی منیجر مارتنڈ، مارتنڈ بھون بی ۵۹
موتی نگر۔ نئی دہلی

مارتنڈ کے خریداروں کا فرضِ منصبی

ہے، کہ وہ مارتنڈ کے لئے نئے خریدار بنانے اور اس کے روحانی وچاروں کا پرچار کرنے میں سچے دل سے حصہ لیں۔ اس سے انہیں گو اپسنارین حاصل ہوگا منیجر

فایل مارتنڈ ۱۹۵۶ء

مارچ ۱۹۵۶ء سے فروری ۱۹۵۷ء
مکمل بارہ ۱۲ نمبر

مارتنڈ کے نئے خریداران سے رعایتی قیمت ۵/۸ کی بجائے صرف چار روپے ہوگی۔ محصولڈاک الگ۔

لیکن نئے سال کے چندہ اور فیس رجسٹری سمیت ساڑھے نو ۹ روپے کا منی آرڈر ملنے پر باقی محصولڈاک ہم خود لگا دیں گے۔ وی پی نو روپیہ بارہ آنہ کا ہوگا۔ صرف تھوڑے سے مکمل فایل سٹاک میں موجود ہیں۔ ختم ہونے پر یہ فایل کسی قیمت پر بھی نہ مل سکیگی اس لئے مارچ سے مارتنڈ کے خریدار بن کر یہ فایل بھی رعایتی قیمت پر حاصل کر لیں۔ جو عمر بھر آپ کے لئے مشعلِ ہدایت کا کام دیگی۔

مجلد فایل پر ۱۲/ زیادہ لگینگے اور محصولڈاک بھی کچھ زیادہ لگیگا۔

منیجر مارتنڈ پستکالیہ بی ۵۹ موتی نگر نئی دہلی

اوم

ادھیاتم راماین

شری ادھیاتم راماین ہم نے ۱۹۳۷ء میں شائع کی تھی۔ پاکستان بننے کے ساتھ ہی وہ کتاب آگ کی نذر ہو گئی۔ دہلی میں آنے پر اس کا مطالبہ جاری رہا۔ بہت سے سجنوں نے اس کے دوبارہ شائع کرنے کا اصرار کیا۔ مگر یہ ہمارے لئے مشکل تھا۔ اب یہ وچار ہوا ہے۔ کہ اسے ماہنامہ میں ہی مسلسل شائع کر کے اسی سال میں مکمل کر دیا جاوے۔

ادھیاتم راماین بلا شبہ ایک ادبھت پستک ہے۔ اس میں ویدوں، اپنشدوں اور دیگر ست شاستروں کے منوہر گیت رام کتھا کے روپ میں اس خوبی سے سنگرہ کئے گئے ہیں کہ پڑھتے پڑھتے دل بالکل نہیں اکتاتا۔ بلکہ ایک بار پڑھ لینے کے بعد پھر پڑھنے اور منن کرنے کی زبردست خواہش پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ آدمی خواہ کتنا ہی ترشنوں میں پھنسا ہوا اور حیرت زدہ ہو۔ ادھیاتم راماین کے پڑھنے یا سننے سے اس کے اگیان کا پردہ پھٹے بغیر نہیں رہتا۔ اس لئے آتم منن کرنے والے اصحاب کے لئے یہ گرنتھ ایک انمول رتن ہے۔ ویدانت کے پرم تتو کو اس میں ایسا کوٹ کوٹ کر بھرا ہے۔ کہ پڑھ کر چت ادویت بھاو سے بھر جاتا ہے اور پرم آنند کی پراپتی ہوتی ہے۔ ایسے شبھ جیون کو سپھل کرنے والے بھگوان رام کے پوتر چرتر کے روپ میں دھرم ارتھ کام اور موکش چاروں پدارتھوں کے دینے والے اس گرنتھ کی مہما اپار ہے۔ ہمارا وچار ہے کہ جو پرش اس گرنتھ رتن کو دھیان پوروک دس بار پڑھ لیتا ہے۔ اسے آتم ساکشات کار ہو جانا ناممکنات سے نہیں ہے۔ جو بھی آستانہ کر سکیں۔ وہ اتنا ضرور کریں کہ جو جو بھگوان کے استوتر، اپدیش اور ویدانت کے تتو اس گرنتھ میں جا بجا موجود ہیں۔ ان پر نشان لگا دیں۔ اور نیتہ ان کا سوادھیائے کر لیا کریں۔ اس سے بھی بڑا کلیان ہو سکتا ہے۔ جن سجنوں نے اصرار کر کے ادھیاتم راماین کو ماہنامہ میں شائع کرنے کے لئے پریرت کیا ہے۔ آشا ہے کہ وہ تو اب اس سے اوشیہ لابھ اٹھا دیں گے۔

سب سجنوں کا ہت چنتک "پرمارتھی"

شری

ادھیاتم راماین کا ماہاتم

(برہمانڈ پران۔ اُتر کھنڈ)

جو پریتکش وغیرہ پرمانوں سے پرے ست رج اور تم تینوں گنوں سے بالاتر۔ شدھ گیان سوروپ اور من بانی کی پہنچ سے پرے ہیں۔ ان ہی شری بھگوان سداشیو کو نمسکار ہے

مہوت جی بولے۔ ایک زمانہ میں دیورشی نارد جی سب لوگوں کے کلیان کے لئے سنسار میں گھومتے ہوئے برہم لوک میں پہنچے وہاں انہوں نے ناسرسوتی سمیت جگت پتی برہما جی کے درشن کئے۔ جو کہ سورج کی مانند چمکتے ہوئے سبھا منڈپ میں براجمان تھے۔ چاروں وید اور مارکنڈے وغیرہ منی ان کی استتی کر رہے تھے۔ نارد جی نے ان کو ساشٹانگ پرنام کیا۔ اور بھکتی بھاو سے ان کی استتی کی۔

تب پرم گیانی اور اپنے بھکتوں کو من چاہا ور دینے والے شمبھو برہما جی خوش ہو کر پرم بھگت نارد جی سے بولے ہے منی! تم کیا پوچھنا چاہتے ہو۔ جو کچھ پوچھنا ہو۔ پوچھو۔ برہما جی کے یہ بچن سن کر نارد جی بولے۔ بھگون! اشبھ اشبھ کرموں کے بارے میں میں آپ کا اپدیش سن چکا ہوں۔

اب میں ایک اور بات پوچھتا ہوں۔ ہے پربھو! اب گھور کلجگ آنے پر لوگ شبھ کرم چھوڑ دیں گے۔ اور ہتیہ سے مکھ موڑ کر جھوٹ اور دُراچار میں لگ جاویں گے۔ وہ دُوسروں کی نندا کریں گے۔ دُوسروں کا دھن چھین لینگے۔ پر استری سے پریم کریں گے۔ وہ اگیانی پُرش اپنے جسم کو آتما سب کچھ سمجھیں گے۔ شاستر اور ایشور سے مُنکر ہوں گے۔ وہ کام (شہوت) کے غلام ہو کر جورو کے بھگت اور ماتا پتا کے مخالف ہوں گے۔ اُن کی بُدھی حیوانوں جیسی ہو جاویگی۔ براہمن لوگ بھی ہو جاویں گے اور وید اگیان کو بیچ کر اپنا پیٹ پالیں گے۔ وہ لالچی اور گھمنڈی بھی ہو جاویں گے۔"

"پربھو! ایسے ہی کھشتری اور ویش لوگ بھی اپنے اپنے دھرم کو تیاگ دیں گے۔ اور دُوسروں کو ٹھگنے کا پیشہ اختیار کریں گے۔ شودر بھی براہمنوں جیسا طرز عمل اختیار کرینگے۔ استریاں دُراچارنی اور پتی کا ناک میں دم کرنے والی ہو جائینگی وہ اپنی ساس اور سُسروں سے دویش کرینگی۔" ہے بھگون! ان کم عقلوں کا پرلوک کس طرح سُدھرے گا؟ اسی چنتا سے میرا دل بے چین رہتا ہے جس اُپائے سے ان کا کلیان ہو، وہ آپ مجھے بتلایئے۔ کیونکہ آپ سروگیہ ہیں۔

نارد جی کے یہ بچن سن کر برھما جی نے کہا۔ بیٹا! تم نے بہت اچھی بات پُوچھی ہے۔ تم شردھا پُوروک سنو:۔

پہلے زمانے میں بھگوتی پاربتی جی نے شری رام تتو کے جاننے کی خواہش سے بھگوان شنکر سے وِنے پُوروک پرشن کیا تھا۔ تب بھگوان نے اُن سے جو گُوڑھ رہسیہ بیان کیا تھا۔ وہ اُتم پُران **ادھیاتم رامائن** کے نام سے مشہور ہوا اب جگت ماتا پاربتی جی رات دن اس کا منن کرتی ہوئی آتم آنند میں مگن رہتی ہیں۔ جب لوگوں کی خوش قسمتی سے اس کا مرتیو لوک میں پرچار ہوگا تب اس کے پاٹھ سے پرجا کا کلیان ہوگا۔ دُنیا میں برھم ہتیا وغیرہ پاپ تبھی تک رہینگے۔ جب تک ادھیاتم رامائن کا پرچار نہیں ہوگا۔ کلجگ کا زور بھی تبھی تک رہے گا۔ جب تک دُنیا میں ادھیاتم رامائن کا شبد نہ پہنچیگا۔ یم راج کے دوت تبھی تک سنسار میں گھومتے رہیں گے۔ جب تک ادھیاتم رامائن پرگٹ نہیں ہوگا۔ سب شاستروں کا زور تبھی تبھی تک رہے گا۔ نیز مہاپرشوں کے لئے بھگوان رام کا سُوروپ تبھی تک جاننے میں نہیں آویگا۔ جب تک دُنیا میں ادھیاتم رامائن کا پرکاش نہیں ہوگا۔"

سپُتر مُنی! میں ادھیاتم رامائن کے پڑھنے اور سننے سے ہونے والے پھل کا پُورا بیان نہیں کر سکتا۔ تو بھی میں تمہیں اس کا تھوڑا سا مہاتم سناتا ہوں۔ جو پہلے زمانہ میں شو جی نے مجھے بتلایا تھا تم دھیان دے کر سنو۔ جو آدمی ادھیاتم رامائن کا ایک یا آدھا شلوک بھی بھگتی پُوروک پڑھتا ہے۔ وہ سب پاپوں سے چھوٹ جاتا ہے۔ اور جو آدمی اس ادھیاتم رامائن کو من لگا کر دُوسروں کو سناتا ہے۔ وہ جیون مکت کہلاتا ہے۔ ہے مُنی! جو آدمی بھگتی بھاؤ سے ہر روز ادھیاتم رامائن کی پُوجا کرتا ہے اسے اشومیدھ یگیہ کا پھل ملتا ہے۔ جو آدمی دُوسروں سے اناور سے بھی ادھیاتم رامائن سنتا ہے۔ وہ بھی پاپ سے چھوٹ جاتا ہے۔ جو کوئی ادھیاتم رامائن کو نمسکار کرتا ہے وہ سب دیوتاؤں کی پُوجا کا پھل پاتا ہے۔

جو آدمی ادھیاتم رامائن کی ساری لپستک لکھ کر رام جی کے بھگتوں کو دیتا ہے۔ اسے وہ پھل ملتا ہے جو وید پڑھنے اور شاستروں کی ویاکھیا کرنے سے بھی نہیں ملتا۔ جو رام جی کا بھگت ایکادشی کو برت رکھ کر سبھا میں ادھیاتم رامائن کی ویاکھیا کرتا ہے۔ اسے ایک۔ ایک اکھشر کے پڑھنے سے **گایتری کے جپ کا پھل** ملتا ہے۔ جو آدمی رام نومی کے دن نراہار رہ کر اور رات کو جاگ کر ادھیاتم رامائن کو پڑھتا یا سنتا ہے۔ اس کا پھل سنو۔ گرو کھشیتر وغیرہ سب تیرتھوں میں سُورج گرہن کے وقت بار بار ویاس جی کی مانند ودوان براہمنوں کو اپنے برابر دھن دینے سے جو پھل ہوتا ہے وہی پھل اُسے ملتا ہے۔ یہ بات بالکل سچ ہے۔ جو آدمی دن رات پرسن چت ہو کر ادھیاتم رامائن گاتا ہے۔ اس کی آگیا اندر وغیرہ دیوتا بھی مانتے ہیں۔ ادھیاتم رامائن کا روزانہ باقاعدہ پاٹھ کرنے سے انسان جو شبھ کرم کرتا ہے۔ وہ کئی گنا ہو جاتا ہے۔ اس ادھیاتم رامائن میں سے جو آدمی خوب محو ہو کر پُوری لگن سے

شری رام ہردے کا پاٹھ

کرتا ہے۔ وہ اگر برہم ہتیارا بھی ہو۔ تو تین دن میں پوِتر ہو جاتا ہے جو آدمی ہنومان جی کی مورتی کے سامنے ہر روز تین بار مون ہو کر شری رام ہردے کا پاٹھ کرتا ہے۔ وہ من چاہی مراد پاتا ہے اور اگر کوئی آدمی تلسی یا پیپل کے پاس رام ہردے کا پاٹھ کرے تو وہ ایک ایک اکشر پر اپنے سب پاپوں کو دور کر دیتا ہے

شری رام گیتا کا مہاتم

ہے منی! شری رام گیتا کا پورا مہاتم مہادیو ہی جانتے ہیں، اُن سے آدھا پاربتی جی اور اُن سے بھی آدھا میں جانتا ہوں مگر اسے پورا کہہ نہیں سکتا۔ اس میں سے تھوڑا سا کہتا ہوں جس کے سننے محض سے چیت شُدھ ہو جاتا ہے۔ ہے منی! جس پاپ کو شری رام گیتا نے نشٹ نہیں کیا۔ وہ کسی بھی تیرتھ وغیرہ پر نشٹ نہیں ہو سکتا۔ جس گیتا امرت کو بھگوان رام نے اُپنشد ساگر کو متھ کر نکالا۔ اور پریم سے لکشمن جی کو دیا۔ الیشور بھگتوں کو چاہیئے کہ اس کا پان کر کے امر ہو جاویں۔ پہلے زمانہ میں سمیر یا بہوا ارجن کو مارنے کے لئے پرشو رام جی دھنر ودیا کا ابھیاس کرنے کے لئے مہادیو جی کے پاس رہتے تھے۔ اُس وقت انہوں نے پاربتی جی کے مکھ سے رام گیتا کو بڑی توجہ سے سنا۔ اور فوراً ہی زبانی یاد کر لیا پھر نتیہ اس کا پاٹھ کر کے وہ نارائن کی کلا روپ ہو گئے"

اگر کوئی پُرش برہم ہتیا وغیرہ گھور پاپوں سے چھوٹنا چاہے۔ تو وہ صرف ایک ماہ تک رام گیتا کا پاٹھ کرنے سے چھوٹ سکتا ہے۔ بُرے دن۔ ابھکش بھوجن اور کڑوی بات کرنے (گالی گلوچ) وغیرہ سے جو پاپ لگتا ہے۔ اسے رام گیتا پاٹھ ماتر سے نشٹ کر دیتی ہے۔ جو آدمی شالگرام شِلا کے آگے۔ تلسی یا پیپل کے پاس یا جتی لوگوں کے سامنے رام گیتا کا پاٹھ کرتا ہے۔ اسے وہ پھل ملتا ہے۔ جس کا بیان نہیں ہو سکتا۔ جو آدمی شرادھ میں رام گیتا کا بھگتی پوروک پاٹھ کر کے براہمنوں کو بھوجن کراتا ہے۔ اس کے سب پتر بھگوان وشنو کے پرم دھام کو جاتے ہیں۔ جو آدمی ایکادشی کے دن نراہار اور جتیندریہ ہو کر دوادشی کو اگستیہ برکھش کے نیچے بیٹھ کر رام گیتا کا پاٹھ کرتا ہے۔ وہ ساکھشات رام روپ ہی ہے۔ اس کی سب دیوتا پوجا کرتے ہیں۔ رام گیتا کا پاٹھ کرنے سے آدمی بنا کسی دان۔ دھیان اور سنان کے ہی اکھشے (لازوال) پھل پاتا ہے۔ ہے منی! سچ بات تو یہ ہے کہ شُرتی سمرتی پُران اور اتہاس یہ سب شاستر ادھیاتم رامائن کی ایک کلا کے بھی برابر نہیں" ادھیاتم رامائن کا یہ مہاتم برہما جی نے نارد منی سے کہا تھا۔ جو اسے شردھا سے پڑھتا یا سنتا ہے وہ دیوتاؤں سے پوجا جا کر بھگوان وشنو کے پد کو پاتا ہے۔

(ازی ادھیاتم رامائن مہاتم سمپورنم)

شری ادھیاتم رامائن

بال کانڈ

پہلا سرگ — رام ہردے ستوتر

جن چیتن سوروپ اوناشی پربھو نے پرتھوی کا بھار اتارنے کے لئے دیوتاؤں کی پرارتھنا سے سورج بنس میں مایا منش

روپ سے اوتار لیا۔ اور راکششوں کو مار کر سنسار میں اپنی کیرتی پھیلا کر پھر اپنے آدی برہم سوروپ میں لین ہو گئے تھے۔ اُن شری جانکی ناتھ کا میں بھجن کرتا ہوں۔ (۱) جو جگت کی پیدائش، قیام اور فنا کے ایک ماتر کارن ہیں۔ مایا کے آشرے ہو کر بھی مایا رہت ہیں۔ اچنتیہ سوروپ (غور و فکر) سے بالاتر ہیں۔ آنند گھن ہیں۔ شدھ بدھ اور سویم پرکاش روپ ہیں۔ اُن تتو دیتا شری سیتا پتی کو میں نمسکار کرتا ہوں۔ (۲) جو لوگ اس پوتر ادھیاتم رامائن کا ایکاگر چت ہو کر نتیہ پاٹھ کرتے ہیں۔ اور جو اسے شردھا سے سنتے ہیں۔ وہ پاپ رہت ہو کر شری ہری کو ہی پراپت ہوتے ہیں۔ اگر کوئی آدمی سنسار بندھن سے چھوٹنا چاہتا ہو۔ تو اسے ادھیاتم رامائن کا نتیہ پاٹھ کرنا چاہیے۔ جو آدمی اسے ہر روز سنتا ہے۔ اُسے لاکھوں گئو دان کا پھل ملتا ہے۔ شری شو روپی پربت سے نکلی ہوئی رام روپی سمندر میں ملنے والی یہ ادھیاتم رامائن روپی گنگا ترلوکی کو پوتر کر رہی ہے۔"

ایک وقت کیلاش پربت کی چوٹی پر سینکڑوں سورجوں کی مانند پرکاشمان بھون میں رتنوں کے سنگھاسن پر دھیان میں بیٹھے ہوئے بھگوان تری لوچن (شنکر جی) سے شری اگری راج کماری (پاربتی جی) نے یہ بچن کہے۔

پاربتی جی بولیں۔ ہے دیو! ہے جگن نواس! آپ کو نمسکار ہے۔ آپ سب کے انتہ کرن کے ساکھشی اور پرمیشور ہیں۔ میں آپ سے پرشوتم بھگوان کا سناتن تتو پوچھنا چاہتی ہوں۔ مہاتما لوگ بہت ہی پوشیدہ بات بھی اپنے بھگتوں سے کہہ دیتے ہیں۔ ہے دیو! میں بھی آپ کی بھگت ہوں۔ اس لئے جو کچھ میں پوچھنا چاہتی ہوں۔ وہ ضرور بتلائیے۔ جس گیان سے منش سنسار ساگر سے پار ہو جاتے ہیں۔ اس بھگتی اور ویراگیہ سے بھرپور آتم گیان کا آپ اپنے اوپدیش سمیت اختصار میں اُپدیش کیجئے۔ جسے میں استری ہونے پر بھی بآسانی سمجھ سکوں۔ ہے کمل نین! میں ایک بہت ہی بھید کی بات آپ سے پوچھتی ہوں۔ کرپا کر کے پہلے اُسی کا بیان کریں۔

ہے پربھو! یہ تو سب کو معلوم ہے کہ سرب انتریامی شری رامچندر جی کی شدھ بھگتی سنسار ساگر کے ترنے کے لئے مضبوط جہاز ہے۔ سنسار بندھن سے چھوٹنے کے لئے بھگتی سے بڑھ کر اور کوئی سادھن نہیں ہے۔ تو بھی آپ اپنے امرت بچنوں سے میرے ہردے کی اگیان روپی گانٹھ کو کاٹ دیجئے۔ مہاتما سدھ لوگ شری رام جی کو واحد لاشریک (ادویت تتو) سب کے آدی کارن اور پرکرتی کے گنوں سے پرے بتلاتے ہیں۔ اور دن رات اُن کا بھجن کر کے پرم پد کو پراپت کرتے ہیں۔ مگر کوئی کوئی کہتے ہیں کہ رام پربرہم ہو کے بھی اپنی مایا سے ڈھکے ہونے کے باعث اپنے آتم سوروپ کو نہیں جانتے۔ اس لئے بھگوان وششٹ کے اپدیش سے انہوں نے آتم تتو کو جانا۔ میں پوچھتی ہوں کہ اگر وہ آتم گیانی تھے۔ تو انہوں نے پرماتما ہو کر سیتا کے لئے اتنا ولاپ کیوں کیا؟ اور اگر وہ اگیانی تھے تب تو وہ سادھارن جیووں کی مانند ہی ہوئے۔ پھر اُن کا بھجن کیوں کیا جاوے؟ آپ کرپا کر کے سمجھا کر میرے اس شک کو مٹا دیجئے۔"

مہادیو جی بولے۔ دیوی! تم دھنیہ ہو۔ تم پرماتما کی پرم بھگت ہو۔ کیونکہ تمہیں رام جی کا تتو جاننے کی خواہش ہوئی ہے۔ اس سے پہلے یہ مخفی بات مجھ سے کسی نے نہیں پوچھی تھی۔ آج تم نے مجھ سے بھگتی پوروک پوچھا ہے۔ اس لئے شری رگھوناتھ جی کو نمسکار کر کے بڑی خوشی سے اس کا جواب دیتا ہوں۔ رام بلاشبہ پرکرتی سے پرے، پرماتما، انادی، آنند گھن، ادویت سوروپ اور پرشوتم ہیں۔ یہ اپنی مایا سے ہی اس سارے جگت کو رچ کر اس کے اندر باہر سب جگہ ویاپک ہیں۔ اور چیتن روپ سے سب کے ہردیوں میں براجمان رہ کر اپنی مایا سے اس جگت کو چلا رہے ہیں۔ مقناطیس کے سنگ سے جس طرح بے جان لوہے میں بھی حرکت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جن کے سنگ سے یہ برہمانڈ ہمیشہ گھومتا رہتا ہے۔ اُن پرماتما رام کو اگیانی لوگ نہیں جان سکتے۔ ایسے مورکھ لوگ ہی اُن مایا پتی شدھ بدھ پرماتما کو اپنی ہی مانند اگیانی مانتے ہیں۔ اور وہ ہمیشہ استری بیٹوں وغیرہ کے موہ میں پھنس کر بہت سے سکام کرموں میں مگن رہ کر سنسار چکر میں ہی گھومتے رہتے ہیں۔ وہ اگیانی لوگ اپنے گلے میں پڑے ہوئے کنٹھے کو نہ جاننے کی مانند ہی اپنے ہردے میں براجمان پرماتما رام کو نہیں جانتے۔ اصل میں تو جیسے سورج میں کبھی اندھیرا نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح پرکرتی وغیرہ سے پرے۔ شدھ گیان گھن، جیوتی سوروپ پرمیشور پرماتما رام میں بھی اَودیا نہیں رہ سکتی۔ اور جس

طرح چکر لگاتے وقت آدمی کی آنکھوں کے گھومنے سے گھر وغیرہ بھی گھومتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں، اسی طرح لوگ اپنے شریر اور اندریوں سے ہونے والے کرموں کو آتما میں آروپ کرکے موہت ہو جاتے ہیں۔ سورج میں ہمیشہ روشنی رہنے سے جس طرح رات دن کا بھید نہیں ہوتا۔ اسی طرح شدھ چیتن نرگن رام میں گیان اور اگیان دونوں نہیں رہ سکتے۔ اس لئے پرم آنند سوروپ وگیان گھن کیول نرگن بھگوان رام میں اگیان کا نام و نشان بھی نہیں ہے۔ وہ مایا پتی ہیں۔ اس لئے مایا ان کو موہت نہیں کر سکتی۔

سیتا رام اور ہنومان جی کا موکش سادھن روپ سمواد

ہے دیوی! اس بارے میں میں تمہیں ایک بہت ہی پوشیدہ اور دُرلبھ سمواد سناتا ہوں۔ اسے تم دھیان دے کر سنو۔ پہلے زمانے میں جب شری رام چندر جی دیوتاؤں کے دشمن راون کو اس کے بیٹوں، فوج اور سواریوں سمیت یدھ میں مار کر سیتا سگریو اور لکشمن جی سمیت ہنومان وغیرہ بانروں سے گھرے ہوئے ایودھیا پوری میں آئے۔ اور تاجپوشی ہونے پر وشسٹ وغیرہ مہرشیوں سے گھرے ہوئے کروڑوں سورجوں کی مانند شوبھاوان ہو کر سنگھاسن پر براجمان ہوئے۔ تب نشکام اور سنسار کی بھوگوں سے ویراگیہ کو پراپت ہوئے مہا بدھیمان ہنومان جی کو دست بستہ گیان کی ابھلاشا سے سامنے کھڑے دیکھ کر رام جی سیتا جی سے بولے

رام جی - دیوی! یہ نشپاپ ہنومان ہم دونوں میں اننیہ بھگتی رکھنے کے باعث گیان کا ادھیکاری ہے۔ اسے تم میرے تتو کا اپدیش کرو۔

یہ سن جگت جننی بھگوتی سیتا جی شری رام سے بہت اچھا کہہ کر شرناگت ہنومان جی کو بھگوان رام کا تتو بتلانے لگیں۔

سیتا جی - ہے ہنومان! تم ان رام جی کو ساکشات ادوتیہ سچدانند گھن پربرہم سمجھو۔ یہ بلاشبہ سب اپادھیوں سے رہت ستا ماتر اندریوں سے نہ جاننے یوگیہ۔ آنند گھن نرمل شانت، نروکار، نرنجن، سرب ویاپک، سویم پرکاش اور پاپ رہت پرماتما ہی ہیں۔ اور مجھے تم سنسار کی پیدائش، قیام اور انت کرنے والی مُول پرکرتی ہی جانو۔ میں ہی ان کے سانّدھیہ (نزدیکی) سے اس سنسار کی رچنا کرتی ہوں۔ مگر میری رچنا کو اگیانی لوگ ان میں آروپت کر لیتے ہیں۔ ایودھیا پوری میں رگھوکل میں ان کا جنم لینا، پھر وشوامتر کے یگیہ کی رکھشا کرنا، اہلیا اُدّھار، مہادیو جی کے دھنش کو توڑنا، اس کے بعد میرا پانی گرہن کرنا، پرشو رام جی کا ابھیمان توڑنا اور بارہ سال تک میرے ساتھ ایودھیا پوری میں رہنا پھر دنڈک ارنیہ میں جانا، مایا مرگ ماریچ کا مارا جانا، مایا مئی سیتا کا ہرا جانا، اس کے بعد جٹایو اور کبندھ کا مکت ہونا، شبری کا بھگوان کی پوجا کرنا، سگریو سے مترتا ہونا، بالی کو مارنا اور سیتا جی کی تلاش کرانا، سمندر پر پل باندھنا، لنکا پوری کو گھیر لینا، بیٹوں سمیت پاپی راون کو یدھ میں مارنا، وبھیشن کو لنکا کا راج دینا، پھر پشپک بمان پر سوار ہو کر میرے ساتھ ایودھیا لوٹ آنا اور راجیہ ابھشیک وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب کام اگرچہ میرے ہی کئے ہوئے ہیں، تو بھی اگیانی لوگ انہیں ان نروکار، سرب آتما رام میں ہی آروپت کرتے ہیں۔ یہ رام تو اصل میں نہ چلتے ہیں نہ ٹھہرتے ہیں، نہ شوک کرتے ہیں نہ کسی چیز کی خواہش کرتے ہیں، نہ لیتے ہیں نہ دیتے ہیں، اور نہ کوئی دوسرا کرم کرتے ہیں۔ یہ آنند سوروپ، اچل، اپریمیت ہیں۔ صرف مایا کے گنوں سے گھرے ہونے کے باعث ایسے معلوم ہوتے ہیں۔"

اس کے بعد بھگوان رام اپنے سامنے کھڑے ہوئے ہنومان جی سے بولے۔ بیٹا! میں تمہیں **آتما، اناتما اور پرماتما کا** تتو بتلاتا ہوں۔ تم دھیان سے سنو۔ جل آشے (تالاب یا سمندر وغیرہ) میں آکاش کے تین بھید صاف دکھائی دیتے ہیں۔ ایک مہا آکاش جو سرب ویاپک ہے۔ دوسرا اچل آکاش جو صرف جل آشے میں محدود ہے۔ اور تیسرا پرتی بمب آکاش (آکاش کا جل میں عکس)۔ جیسے آکاش کے یہ تین بڑے بڑے بھید دکھائی دیتے ہیں، اسی طرح چیتن بھی تین طرح کا ہے۔ ایک تو سرب ویاپک چیتن، دوسرا بدھی سے ڈھکا ہوا (بدھی میں ویاپک چیتن) اور تیسرا جو بدھی میں منعکس ہوتا ہے جس کو **آبھاس چیتن**

کہتے ہیں۔ ان میں صرف آبھاس چیتن کے ساتھ بدھی میں ہی کرتا پن ہے۔ ارتھات چد آبھاس کے ساتھ بدھی ہی سب کام کرتی ہے۔ مگر اگیانی لوگ بھرانتی سے شانت۔ نردکار اور ساکھشی آتما میں کرتا پن کا آروپ کرتے ہیں۔ مطلب یہ کہ اسے ہی کرتا بھوگتا مان لیتے ہیں۔ ہم جیسے جیو کہتے ہیں۔ اُس میں چیتن آبھاس تو مِتھیا ہے کیونکہ سبھی آبھاس (عکس) مِتھیا ہی ہوا کرتے ہیں۔ بدھی اودیا کا کام کرتی ہے۔ اور پربرہم پرماتما در اصل ابھید رہت ہیں۔ پس اس کا بھید بھی وکلپ سے ہی مانا ہوا ہے۔ اس طرح اُپادھیوں کو ہٹاتے ہوئے آبھاس والے اسم روپ بھید رہت چیتن جیو کی تتوَمسی وغیرہ مہاواکیوں کے ذریعے پورن چیتن ایشور کے ساتھ ایکتا بتلائی جاتی ہے۔ جب مہاواکیہ کے ذریعے اس طرح جیو آتما اور پرماتما کی ایکتا کا گیان پیدا ہو جاتا ہے۔ اس وقت اپنے کاریہ سمیت اودیا نشٹ ہو جاتی ہے۔ "میرا بھگت مندرجہ بالا تتو کو سمجھ کر میرے سوروپ کو پراپت ہونے کا ادھیکاری ہو جاتا ہے۔ مگر جو لوگ میری بھگتی کو چھوڑ کر شاستر روپ گڑھے میں پڑے بھٹکتے ہیں۔ انہیں سو جنم تک بھی نہ تو گیان ہوتا ہے اور نہ مکتی کی پراپتی ہوتی ہے۔ ہے نشپاپ ہنومان! یہ پرم رہسیہ مجھ آتم سوروپ رام کا ہردہ ہے۔ اور ساکھشات میں نے ہی تمہیں سنایا ہے۔ اگر تمہیں اندر لوک کے راجیہ سے بھی زیادہ دھن ملے۔ تو بھی تم میری بھگتی نہ کرنے والے کسی پُرش کو یہ گیان مت سنانا۔"

مہادیو جی کہتے ہیں۔ پاربتی! میں نے تمہیں یہ بہت ہی مخفی، منوہر، پرم پوتر اور پاپ ناشک شری رام ہردے سنایا ہے۔ یہ سب ویدانت کا سار ساکھشات رام جی کا کہا ہوا ہے۔ جو اسے بھگتی پوروک پڑھتا ہے وہ بلاشبہ مکت ہو جاتا ہے۔ اس کے پڑھنے مادتر سے انیک جنموں کے پاپ نشٹ ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ شری رام جی کے بچن ایسے ہی ہیں۔ جو کوئی مہر شٹ پاپی دوسروں کے دھن اور استری کے ہرن کرنے والا، چور، برہم ہتیارا، ماتا پتا کا مخالف اور یوگیوں کا برا چاہنے والا آدمی بھی شری رام جی کی پوجا کر کے اس رام ہردے کا بھگتی پوروک پاٹھ کرتا ہے۔ وہ سب دیوتاؤں کے پوجیہ اس پرم پد کو پراپت ہوتا ہے۔ جو یوگی راجوں کو بھی دُرلبھ ہے۔ (۶۱)

دُوسرا سرگ

پرتھوی کا برہما وغیرہ دیوتاؤں کے پاس جانا اور بھگوان کا پرسن ہو کر انہیں دھیرج دینا

پاربتی جی بولیں۔ ہے پربھو! آپ کی کرپا سے میں سچ مچ دھنیہ ہو گئی۔ اب میرے ہردے کی کٹھن گانٹھ ٹوٹ گئی۔ بھگون! آپ کے شری مکھ سے رام تتو روپی امرت بانی سنتے سنتے میرا جی نہیں بھرتا۔ میں نے آپ سے رام کتھا اختصار سے سنی۔ اب میں اسے تفصیل کے ساتھ سننا چاہتی ہوں۔

مہادیو جی بولے دیوی! سنو۔ میں تمہیں گپت سے گپت مہان ادھیاتم رامائن سناتا ہوں۔ جو مجھے پہلے شری رامچندر جی نے ہی سنائی تھی۔ تم اسے دھیان سے سنو۔ اس کو سن کر جیو اگیان کے مہان بندھن سے چھوٹ جاتا ہے۔ اور پرم ایشوریہ لمبی عمر اور بیٹے پوتے وغیرہ پراپت کرتا ہے۔" ایک بار راون وغیرہ راکھشسوں کے بوجھ سے دکھی ہو کر پرتھوی گائے کا روپ دھارن کر کے دیوتاؤں اور مُنیوں سمیت برہما جی کے لوک میں گئی۔ وہاں جا کر اس نے رو کر اپنا دکھڑا برہما جی سے کہا۔ تب برہما جی نے ایک لمحہ دھیان میں مگن ہو کر اس کے دکھ دور کرنے کا اُپائے سوچ لیا۔ کیونکہ وہ سرب انتریامی ہیں۔ وہاں سے سب دیوتاؤں کو ساتھ لے کر برہما جی پرتھوی سمیت کھشیر ساگر میں گئے۔ اور وہاں انہوں نے بہت ہی نرمل آنند کے آنسو بہا کر جگت پتی، اجر، امر، سروگیہ بھگوان ہری کی بھگتی سے گدگد بانی سے استتی کی۔ تب ہزاروں چمکتے ہوئے سورجوں

کی مانند پربھاؤ شالی بھگوان اپنے تیج سے سب اطراف کو جگمگاتے ہوئے پورب دشا میں پرگٹ ہوئے۔ پاپی لوگ جن کے درشن نہیں کر سکتے۔ ایسے بھگوان ہری کو اُن کے اکھنڈ تیج کے باعث برھما جی بھی بڑی مشکل سے نہار سکے۔ اندرنیل منی کے مانند اُن کا تیج مئی شیام رنگ تھا۔ چہرے پر مدھر مسکراہٹ تھی۔ اور کمل کی مانند بڑے بڑے سُندر نیتر تھے۔ وہ کریٹ ہار کیور۔ کُنڈل اور کنگن وغیرہ آبھوشن پہنے سُندر وتس اور کوستبھ منی کی شوبھا سے شوبھائمان تھے۔ سنک وغیرہ پارشد اُن کی اُستتی کر رہے تھے۔ نیز شنکھ، چکر، گدا اور بن مالا سے اُن کی انوپ شوبھا ہو رہی تھی۔ وہ سنہری یگیوپویت اور پیتامبر دھارن کئے لکشمی جی سمیت گروڑ پر سوار تھے۔ اُن کی موہنی مورتی دیکھ کر برھما جی گدگد ہو کر اُن کی استتی کرنے لگے

برھما جی:- ہے جیوتی سورُوپ! کرم بندھن سے مُکت ہونے کے لئے مُمکشو جن اپنے پران، بُدھی، اندریہ اور من سے جن کا نیتہ چنتن کرتے ہیں۔ آپ کے اُن چرن کملوں کو میں نمسکار کرتا ہوں۔ آپ اپنی ترگن مئی مایا کا آشرے لے کر اس جگت کی پیدائش پرورش اور فنا کرتے ہیں۔ مگر خود اس میں لپت نہیں ہوتے۔ ہے بھگوان! آپ کے نرمل یش میں سدا پریم رکھنے والے بھگتوں کا ہردے جیسا شدھ ہوتا ہے ویسی شُدھی دان اور سوادھیائے وغیرہ شبھ کرموں سے نہیں ہو سکتی۔ اس لئے آپ کے سچے بھگت جن کا سدا اپنے ہردے میں دھیان کرتے ہیں۔ ان آپ کے چرن کملوں کا میں نے اپنے انتہ کرن کے دوشوں کا ناش کرنے کے لئے درشن کیا ہے۔ آپ کے چرن کملوں کا پہلے بھی ہم سب دیوتاؤں نے اپنی مطلب براری کے لئے سیون کیا ہے۔ اور گیانی مُنی لوگ بھی موکش پراپتی کے لئے اپنے ہردے میں اُن کا سدا دھیان کرتے ہیں۔

"ہے بھگوان! لکشمی جی آپ کے ہردے میں جگہ پا کر بھی آپ کی چرن پوجا کے وقت چڑھی ہوئی تلسی کی مالا سے سوت کی طرح ڈاہ کرتی ہیں۔ آپ کے چرن کملوں میں پریم رکھنے والے بھگتوں میں آپ کا پریم لکشمی جی سے بھی زیادہ ہے۔ اس لئے آپ کے سچے بھگت صرف آپ کی بھگتی ہی چاہتے ہیں۔ بس ہے دیو! آپ کے چرن کملوں میں اٹل بھگتی بنی رہے۔ کیونکہ سنسار روگوں کے روگیوں کے لئے آپ کی بھگتی ہی ایک ماتر اوشدھی ہے۔

تب برھما جی نے بھگوان کی اس طرح اُستتی کی تب بھگوان ہری خوش ہو کر بولے۔ میں تمہارا کیا کام کروں؟

اس پر برھما جی بہت ہی خوش ہو کر بولے۔ بھگوان! پُلست نندن وشروا کا بیٹا راون راکششوں کا راجہ ہے۔ وہ میرے وَر کے پربھاؤ سے بہت ابھیمانی ہو گیا ہے۔ وہ سارے سنسار کو دکھ دے رہا ہے۔ کلیان سورُوپ! میں نے اس کی موت انسان کے ہاتھ رکھی ہے۔ اس لئے پربھو! آپ منش روپ دھارن کر کے دیوتاؤں کے اس دشمن کو ماریئے۔

شری بھگوان بولے۔ میں نے کشیپ کے تپ سے خوش ہو کر انہیں ور دیا تھا۔ انہوں نے مجھ سے پتر روپ سے پیدا ہونے کی پرارتھنا کی تھی۔ تب میں نے "تتھا استو" کہہ کر اُسے مان لیا تھا۔ اس وقت پرتھوی پر راجہ دشرتھ راج کرتے ہیں۔ انہیں کے ہاں پتر روپ سے میں چار انشوں میں پرگٹ ہو کر شبھ دن میں کوشلیا اور دیگر دو ماتاؤں کے گربھ سے جنم لوں گا۔ اسی وقت میری یوگ مایا بھی جنک جی کے گھر میں سیتا روپ سے پیدا ہوگی۔ اس کو ساتھ لے کر میں تمہارا کام سدھ کروں گا۔" ایسا کہہ کر بھگوان وشنو انتردھان ہو گئے۔

تب برھما جی دیوتاؤں سے بولے۔ بھگوان وشنو رگھو کل بنس میں منش روپ میں اوتار لیں گے۔ تم لوگ بھی سب اپنے اپنے انش سے بانر بنس میں سنتان پیدا کرو۔ اور جب تک شری بھگوان سنسار میں رہیں تب تک اُن کی سیوا کرتے رہو۔ اس طرح دیوتاؤں کو آگیا دے کر اور پرتھوی کو دھارس بندھا کر برھما جی اپنے لوک کو چلے گئے۔ اور وہاں بے فکر ہو کر سُکھ سے رہنے لگے۔ ادھر سب دیوتا لوگ پہاڑ اور درختوں سے لڑنے والے مہابلوان بانروں کا روپ دھارن کر کے بھگوان کی سیوا کے لئے اُن کا انتظار کرتے ہوئے جہاں تہاں رہنے لگے۔ (۳۲) دوسرا سرگ سماپت

تیسرا سرگ

بھگوان رام کا جنم اور بال لیلا

مہادیو جی بولے۔ پاربتی! ایک بار ایودھیا پتی مہاراج دشرتھ نے سنتان نہ ہونے سے بہت دُکھی ہو کر اپنے کُل گورو وششٹ جی کو بُلا کر پرنام کر کے کہا۔ گورو دیو! یہ بتلائیے کہ میرے ہاں سدگُنی سنتان کیسے پیدا ہو سکتی ہے؟ کیونکہ بنا سنتان کے یہ سارا راجیہ مجھے دُکھ روپ ہو رہا ہے۔" وششٹ جی بولے۔ تمہارے ہاں لوکپالوں کی مانند بہت ہی پراکرمی چار بیٹے ہوں گے۔ تم شانتا کے پتی تپسوی رشی شرنگ کو بُلا کر بہت جلدی انہیں ساتھ لے کر پُتر ایشٹی یگیہ کرو۔"

راجہ نے "بہت اچھا" کہہ کر منی ور رشی شرنگ کو بُلایا۔ اور منتریوں سمیت پوِتر ہو کر کشیپ وشیوں کی مدد سے یگیہ آرمبھ کیا۔ یگیہ انوشٹھان کے وقت اگنی میں شردھا پوروک آہوتی دیتے ہی تپتے ہوئے سونے کی مانند پرکاشمان بھگوان اگنی سونے کے برتن میں کھیر لے کر پرگٹ ہوئے اور بولے۔ راجن! یہ دیوتاؤں کی بنائی ہوئی پُتر داتا دیویہ کھیر ہے۔ اس سے تم بلا شبہ ساکشات پرماتما کو ہی پُتر روپ سے پراپت کرو گے۔" ایسا کہہ کر اگنی دیو راجہ کو وہ کھیر دے کر انتردھان ہو گئے۔

اس کے بعد راجہ نے پرسن ہو کر مہرشی وششٹ اور رشی شرنگ کی پوجا کی۔ اور ان دونوں کی آگیا سے انہوں نے وہ کھیر مہارانی کوشلیا اور کیکئی میں آدھی آدھی بانٹ دی۔ اس کے بعد پُتر داتا اس چیز کو لینے کی خواہش سے سمترا جی وہاں آ پہنچیں۔ اس پر کوشلیا جی نے خوشی سے اپنے حصہ میں سے آدھا انہیں دے دیا تب کیکئی نے بھی ایسا ہی کیا۔ اسی طرح اس کھیر کو کھا کر تینوں رانیاں گربھ وتی ہو گئیں۔ اور راج محل میں اپنی کانتی سے دیویوں کی طرح شوبھا پانے لگیں۔ دسواں مہینہ گذرنے پر کوشلیا نے ایک ادبھت بالک کو جنم دیا۔ چیت مہینے کے شکل پکش کی نومی کو کرک لگن میں پنروسو نکشتر کے وقت جب کہ پانچ گرہ اُچ استھان میں اور سورج میکھ راشی پر تھے۔ تب دوپہر کے وقت سناتن پرماتما جگن ناتھ کا ظہور ہوا۔ اسی وقت آکاش دیو پھولوں کی برکھا سے بھر گیا۔ جو نیل کمل کی مانند شیام ورن ہیں۔ پیتامبر پہنے اور چار بھجاؤں والے ہیں۔ اور جن کے نیتر لال کمل کی طرح شوبھا والے ہیں۔ کانوں میں سندر کنڈل زیب دیتے ہیں۔ ہزاروں سورجوں کی طرح جن کا پرکاش ہے۔ جن کے سر پر نورانی مکٹ اور گھنگھریالے بال ہیں۔ ہاتھوں میں شنکھ چکر گدا اور پدم نیز گلے میں ویجینتی مالا براجمان ہے۔ جن کے مکھ کمل پر مسکان چھا رہی ہے۔ جن کی دیا بھری آنکھیں کمل دل کی مانند بڑی بڑی ہیں۔ اور جو شری وتس، ہار، کیور، اور نوپور وغیرہ زیوروں سے شوبھا پاتے ہیں۔ پُتر روپ سے پرگٹ ہوئے اُن پرماتما کو دیکھ کر کوشلیا نے بہت ہی وِنیت بھاو سے ہاتھ جوڑ کر نمسکار کرتے ہوئے کہا۔

کوشلیا ۔ ہے دیو دیو! آپ کو نمسکار ہے۔ ہے شنکھ چکر گدا دھاری! آپ اچیت اننت پرماتما ہیں۔ اور سرب ویاپک پرشوتم ہیں۔ وید ویتا آپ کو من بانی سے پرے اندریوں سے اگوچر ستّا ماتر اور کیول گیان سوروپ بتلاتے ہیں۔ آپ اپنی مایا کے آشرے سے ستو، رج اور تم تینوں گن دھارن کر کے اس سنسار کی رچنا، پالنا اور ناش کرتے ہیں۔ تو بھی دراصل آپ سدا نرمل تُریا پد میں براجمان ہیں۔ آپ کرتا نہ ہو کر بھی کرتے ہوئے سے معلوم ہوتے ہیں۔ اچل ہو کر بھی چلتے معلوم ہوتے ہیں۔ کان نہ ہوتے ہوئے بھی سنتے سے دکھائی دیتے ہیں۔ اور بنا نیتر کے بھی دیکھتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ ہے دیو! شرتی کہتی ہے کہ آپ پران اور من سے رہت اور شدھ ہیں۔ سب پرانیوں میں یکساں طور سے براجتے ہیں۔ مگر جن کا انتہکرن اگیان روپی اندھیرے سے ڈھکا ہے۔ اُن کو آپ دکھائی نہیں دیتے۔ نرمل بدھی پُرش ہی آپ کا ساکشاتکار کرتے ہیں۔ پربھو! آپ کے پیٹ میں بے شمار برہمانڈ ذرات کی طرح موجود ہیں۔ تو بھی آپ نے میرے گربھ سے جنم لیا۔ ایسا جو آپ پرگٹ ہوئے ہیں۔ اسی سے آپ کی بھگت وتسلتا آج میں نے دیکھ لی (باقی آئندہ)

شری کرشن جنم چرتاولی

شری گرگ مہامنی اور ان کے بیسیوں بھگتوں کی پریم بھری کتھائیں۔ پریم کا اتھاہ سمندر ہے۔ حجم ۲۹۶ صفحات قیمت رعایتی چار روپے محصولڈاک علاوہ

۲۔ شریمد بھاگوت مہاپران

المعروف سرل بھاگوت۔ اردو میں سب سے اُتم اور اصلی بھاگوت یہی ہے۔ قیمت دس روپے رعایتی ۷½ روپے

۳۔ شریمد بھگوت گیتا سرل گیتا

سنسکرت شلوک۔ لفظی ترجمہ دیا گیا اور دوہوں میں مستند سب سے بہترین گیتا ہے۔ سادھارن آدمی بھی اس سے لابھ اٹھا سکتا ہے۔ حجم ۴۰۰ صفحات قیمت رعایتی چار روپے

۴۔ شری یوگ واشسٹ مہارامائن

موکش ابھلاشی سجنوں کے لئے انمول کتاب ہے۔ حجم ۱۰۰۰ صفحات قیمت ۶ رعایتی دو روپے

۵۔ گایتری جپ مہاتم

اس کتاب کو پہلے دھیان سے پڑھو، پھر اس کے مطابق کم از کم تین ماہ گایتری کا جپ کرو۔ سب منوکامنائیں پوری ہوتی ہیں۔ قیمت ہر دو حصہ دو روپے

۶۔ شری پریم ساگر

شریمد بھاگوت کا دسواں، گیارہواں اور بارہواں سکندھ۔ اس میں شری کرشن لیلا، بھگوان کا اپنے بھگت اودھو کو گیان اپدیش وغیرہ درج ہیں۔ حجم ۴۰۰ صفحات کلاں۔ قیمت چار روپے رعایتی تین روپے

۷۔ ماترمنڈل کے دوسالہ کرشن نمبر

شری کرشن بھگتوں کے لئے تحفہ۔ قیمت ایک روپیہ

کٹھ اپنشد

کا ترجمہ شروع کیا گیا ہے انہیں انوبھو سہت جون کے ماترمنڈل میں شائع ہوگا۔ موکش ابھلاشی سجن مارچ کے ماترمنڈل میں شائع کئے گئے ایش اور کین اپنشد کا اچھی طرح منن اور ندھیاسن کریں۔ وچار ان پرشنوں کا ان کے سوادھیائے اور ہمارے نجی انوبھو سے کافی مدد مل سکتی ہے۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ ودوانان پرشو ربھی نے ہمارے اس پرشاد کی تعریف کی ہے اور ہمیں بہت بہت آشیرباد دی ہے۔ ہماری محنت سپھل ہوئی۔ اس بات کا ہمیں ہرش ہے۔ اگر کوئی ایک سجن بھی ہمارے اس پرشاد سے حقیقی لابھ اٹھا سکا تو ہم اپنی محنت سپھل جانیں گے۔ ابھیاس کے لئے جتنا کچھ بذریعہ تحریر بتلایا جا سکتا ہے۔ اتنا ہم نے اپنی تجربے کے مطابق بتلا دیا ہے۔ دانا کو تو اشارہ ہی کافی ہے۔

بے دھرنشچل

۸۔ ایش اپنشد۔ ۹۔ کین اپنشد

مارچ ۱۹۵۷ء کا خاص نمبر۔ قیمت ۸/

۱۰۔ ماہنڈوکیہ اپنشد

اس میں موکش پراپتی کا بہت ہی سُندر سار اپدیش درج ہے۔ برہم ودیا کے پریمی ضرور پڑھیں۔ قیمت ۸/

۱۱۔ نرسنگھ پوربتاپنی اپنشد

لوک پرلوک میں سُکھ پراپتی کے لئے سرل سادھن۔ یہ اپنشد سب کو پڑھنا چاہئے۔ قیمت ۸/

۱۲۔ گیتا دوہاولی

زبانی یاد کرنے اور روزانہ پاٹھ کے لئے مکمل گیتا بہت ہی سرل دوہوں میں۔ قیمت ۸/

۱۳۔ بھگتی کی سادھنا

بھگتی پر ایک نہایت عمدہ اور دلچسپ کتاب۔ قیمت ۸/

۱۴۔ پریما بھگتی

نارد بھگتی سوترو‌ں کی تشریح دیا گیا۔ بہت عمدہ۔ ۸/

۱۵۔ بھگتی کلپدرم

مکمل گرو دیانی گورتیغ بہادر مع ترجمہ و تشریح۔ قیمت ۱۲/

۱۶۔ گیان اور بھگتی کی سُندر کتھائیں

مارچ ۱۹۵۶ء کا خاص نمبر۔ انمول تحفہ ہی ہے۔ قیمت ۸/

۱۷۔ ست کبیر کی ساکھی

کبیر صاحب کے مختلف عنوانوں پر ساڑھے سات سو دوہے مع کبیر جنم اولیکے۔ قیمت صرف سوا روپیہ

مینیجر ماترمنڈل پستکالیہ موتی نگر نیو دہلی

فائل ماترنند ۱۹۵۶ء

مارچ ۱۹۵۶ء سے فروری ۱۹۵۷ء تک چھپے ۱۲ نمبر
جو سجن ماترنند کے مارچ ۱۹۵۷ء سے نئے خریدار
بنیں گے ان سے مکمل فائل ۱۹۵۶ء کی قیمت چھ کی بجائے
ساڑھے چار روپے لی جائیگی وی پی طلب کا ہو گا یا آپ
صرف تین روپے کا منی آرڈر بھیجکر شکور کریں۔ باقی
رجسٹری فیس اور محصولڈاک ہمارے ذمہ ہوگا۔
بارہ آنہ زیادہ ادا کرنے پر یہ فائل مجلد کرا کر بھیج جا سکتی
ہے اس صورت میں زیادہ محصولڈاک خریدار کے ذمہ ہوگا۔
فائل ۱۹۵۶ء میں مکمل ناول شیواجی جیسے درج ہے (۲)
شرد بھارم رتن مکمل درج ہے۔ (۳) ان کے علاوہ مہاراج
پتنگ کا انتم سندیش (۴) گیانیشور مہاراج کا جیون چرتر
گیان ایدیشی (۵) ہولی کیل سواد (۶) دھیان یوگ پرکاش
(۷) دیپاوشا ستر (۸) اشٹا وکر گیتا مکمل (۹) شری
جگدگورو شنکر آچاریہ (۹) لنڈن یاترا (۱۰) چنتا اور
شرح تیس کی مکمل کتھا (۱۱) برہم پراپتی کا راج یوگ سادھن
اور بہت سے نقاش مو بجھون کے درج ہیں۔

پانچ اپیوگی ٹریکٹ

مندرجہ ذیل پانچ اپیوگی ٹریکٹوں کا گھر گھر میں پرچار
ہونا چاہیئے۔ ان سے گھر سورگ دھام بن جاویگا

(۱) پتری تیرتھ جیاتم۔ ماتا پتا کی سیوا کا پھل ---- ۳/
(۲) پنچ تیرتھ کتھا۔ گھر کے پانچ تیرتھ ---- ۳/
(۳) ہنومنی برت کتھا اور نمسکار مہاتم ---- ۳/
(۴) راماین سدھا (تلسی راماین کے اُپدیش) ---- ۳/
(۵) شری ایکنتھ جو ترمہ سو اسطو رکشا ---- ۳/
نوٹ رعایت - ستا چاری پرشن کا کر قیمت کم۔

ضرورت

نویدن

ماترنند میں پچھلے تشکھیہ کی
پراپتی کے لئے بہت سی
باتیں لکھی ہوتی ہیں۔
انھی میں ساکار اپاسنا
نراکار اپاسنا۔ اور نام
جیسے کئی سادھن
بیان کئے جاتے ہیں۔
جو سجن اپنے آپ کو ان
میں سے جس سادھن کا
ادھیکاری سمجھے وہ اسے
گرہن کرے اور باقی اپایا
دوسروں کے لئے رہنے دے
منزل مقصود پر پہنچنے
کے لئے ایک ہی مارگ
گرہن کرنا چاہیئے مگر دیگر
راستوں کی نفی الفت یا
نندا نہیں کرنی چاہیئے
جیسے سمندر میں بے شمار
جل ہوتا ہے مگر ادھیکاری
اپنی ضرورت کے مطابق ہی
اس میں سے لیتا ہے اسی
طرح شاستروں میں بہت
سی باتیں لکھی ہوتی ہیں
بدھیمان پرش سار کو گرہن
کر لیتا ہے۔ اپنے مارگ
پر پہنچتا ہے اور دوسروں کے
مارگ کا الفت ... کرے۔

ان اپیوگی ٹریکٹوں کو منگا کر گھر گھر میں ان کا پرچار کریں
مفت تقسیم کرنے کے لئے جو سجن یہ ٹریکٹ منگا دیں گے
ان کو پچیس ٹریکٹ دو روپیہ دس نئے پیسے میں بھیجے جاویں
یکمد ٹریکٹ تقسیم کرنے کے لئے منگانے پر صرف چھ نئے
پیسے فی ٹریکٹ کے حساب سے دیئے جاویں گے۔

لنڈن یاترا

اور سمرتنگ آتماؤں کے ساتھ وارتالاپ

از پنڈت جمنا داس جی پربھاکر نیروبی (ایسٹ افریقہ)
اس میں لنڈن کے دلچسپ حالات درج ہیں۔ اس کے
علاوہ میڈیم کے ذریعے اپنی سورگباشنی دھرم پتنی کے ساتھ
انہوں نے جو بات چیت کی تھی وہ بھی درج ہے۔ لکھا ئی
چھپائی عمدہ ہے چھ فوٹو کی تصاویر بھی دی گئی ہیں۔
قیمت محصولڈاک سمیت ۷۵ نئے پیسے

مکر دھوج وٹی

یہ دوائی سب
مقوی ادویات
کی سرتاج ہے

اس کے استعمال سے جسمانی و دماغی کمزوری دور ہو جاتی
ہے اور تمام مردانہ امراض دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت ایک
ماہ کی خوراک ۳۰ گولی ۹ روپے محصولڈاک علاوہ

مردانہ مودک اصلی

آیورویدک کی یہ
پرسدھ دوائی
بیتی پتنی کے

آنند کو بڑھانے والی ہے۔ مکر دھوج وٹی کے ساتھ ہی
استعمال کرنے سے سب مردانہ امراض جلدی آرام ہو جاتے
ہیں۔ قیمت ایک ماہ کے لئے چار روپے محصولڈاک علاوہ

نیتر سدھار سرمہ

نظر کی کمزوری وغیرہ سب
امراض دور ہوتی ہیں ۔/۳

پتہ: مینیجر ماترنند اوشدھ برانچہ سوتی نگر نیو دہلی

کرموں میں کشلتا ہی یوگ ہے شری مد بھگوت گیتا

ماتنند شری

موتی نگر، نیو دہلی

سمتا ہی یوگ ہے شری مد بھگوت گیتا

سنت سندیش

(۱۰ پرم سنت شری منگت رام جی)

گیان دھیان کیا ہو وچاری، اِک نام کی راکھو پریتی
دوس رین سنت سیوہ کی و. شش سار یہ ریتی

اَنتر سوامی سب کے رمیا، پرم آنند بھنڈاری
اَنتر مکھ جب سوجھی آوے، تب پائیے شانت اپاری

من گنوار باہر اُٹھ دھاوے، نہیں اَنتر میں آئی
کہہ بدھ مٹے یہ بھرم سندیہہ، جو کیتنی کری اُدھکائی

ست نِشچے پر یہ بھگتی بچھانو، ست کر ڈھاکر دھیاؤ
کرتا ہرتا سرب آدھار تی، اُت مہا چیت لگاؤ

نت سر جیوے کاچی دیہی جو پار گرامی دیو انو
منگت انتر گت میں سمرو پاؤ اُتن بھاؤ چت سیوا

سنت مت میں نام کی بڑی مہما ہے۔ سدگورو سے نام کی دیکشا لے کر اُن کی سب ہدایت سداچار کا پالن کرتے ہوئے انتر مکھی ہو کر شواس پرشواس سے نام کا سمرن کرنا، اسی میں گیان دھیان وغیرہ سب سادھن آجاتے ہیں۔ اس ستیہ وچار کو مد نظر رکھتے ہوئے مہاراج فرماتے ہیں کہ سارے نیتی ارتھات سب وید شاستر میں جو پڑھ پڑھ کے پلے بتلائے گئے ہیں۔ ان سب کا سارا اپدیش (سبد) سنو۔ زیادہ گیان دھیان کا وچار نہ کر کے ارتھات بہت سے گرنتھ نہ پڑھ کے صرف گورو کے بخشے ہوئے نام میں ہی پریتی رکھو اور

دن رات اسی مت سیوا کی کمائی کرو۔ ارتھات اسی نتیجہ سادھن کو اپناؤ۔ سوال ہوتا ہے کہ انتر مکھی ہونے کی کیا ضرورت ہے؟ اس کے جواب میں فرمایا ہے کہ سوامی ارتھات پرمیشور سب پرانیوں کے انتر ارتھات ہردے میں براجمان ہیں۔ جو پرم آنند کے بھنڈار ہیں باہر سے برتی کو انتر مکھ کر کے شرت۔ شبد اور نام کے میل سے سادھنا کے ذریعے جب انتر میں ہی تتو کا گیان ہوتا ہے حقیقت کا انکشاف ہوتا ہے۔ تب اپار (اکھنڈ) شانتی کی پراپتی ہوتی ہے۔ سنتوں کا عملی اُپدیش ایسا ہی ہے۔

برخلاف اس کے اگر تن اور دوسرا من بار بار باہر کی طرف دوڑے اور شبد۔ سپرش۔ روپ۔ رس اور گندھ میں مگن رہے تو وہ انتر مکھی ہو کر نام کی کمائی نہیں کر سکتا۔ جب یہ بات ہو۔ تو محض گیان دھیان کی باتوں سے یہ سندیہ ارتھات سنشا دُبدھا بھرم کیسے مٹ سکتا ہے؟ ارتھات کبھی مٹ نہیں سکتا۔ اور سنشا بھرم ہی نہ مٹا تو نتیجہ کی پراپتی بھی نہیں ہو سکتی ہے۔ اس لئے سچے شِشیہ ارتھات انتر مکھی ہو کر چت من سے پربھو کی بھگتی روپی نام کی کمائی کرو۔ اور سچی ودھی سے شرت اور شبد اس پرشو اس کے ساتھ شبد کی سادھنا کرو۔ اس انتر ابھیاس میں۔ کہ تم اپنے اندر سب کا انا تنگ پیدا کرنے والے۔ پالنے والے اور پھر اپنے میں لین کر لینے والے۔ سب مخلوق کے آدھار سرب سمرتھ پربھو کی مہما اپنے اندر انوبھو کر سکو گے۔ تب بیرونی جگت کو بھی آپ اسی پربرہم کی لیلا بھومی جان سکو گے۔ اس طرح سنتوں کی شکھشا کے مطابق اگر تم اپنے انتر گت پربھو ہیں پرپورن پربھو کا انیہ بھاؤ سے ستگورو کی بخشی ہوئی ودھی سے اور سدا سمرن کرو گے تو تم آکاش کی مانند ہی اس ناپائیدار اور بکاری شریر میں اوناشی آتما کو پاؤ گے۔ یا جو پرم پرش پرمیشور رہتے گھٹ کی مانند اس شریر میں بھی سدا جیوات بیوان ہیں۔ جو اپنی شکتی سے جڑ کو بھی چیتن بنا دیتے ہیں۔ انہیں انتریامی پرمیشور کا اپنے ہردے میں انیہ بھاؤ سے سمرن کرو۔ اوم شم

پرم آنند پراپتی کا سادھن

۲۔ پرم سنت کبیر جی

سکھ سندھ کی سیر کا سواد تب پائیے۔ جب چاہ کا چونترا بھول جائے

بیج کے ماہیں جیوں برچھ و ستار یوں چاہ کے ماہیں سب روگ آوے

دڑھ ویراگیہ میں ہوئے آروڑھ من۔ چاہ کے چونترے آگ دیجے

کہیں کبیر یوں ہوئے نرباسنا۔ تنت میں رت ہوئے کاج کیجے

سکھ کے سمندر ارتھات پرم آنند سوروپ موکھش کا سچا آنند تبھی مل سکتا ہے۔ جب چاہ ارتھات کامنا واسنا کا ناش ہو جاوے۔ جب تک تھوڑی بھی واسنا چت میں موجود ہے۔ تب تک نکتے کے سکھ کا کوئی سوال ہی نہیں۔ کیونکہ جس طرح بیج سے بہت بڑا درخت پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح تھوڑی سی واسنا سے بھی سب طرح کے شاریرک اور مانسک روگ بڑھ جاتے ہیں۔ اس لئے جگیاسو کو چاہیئے۔ کہ من میں پختہ ویراگیہ پیدا کر کے چاہ ارتھات کامنا واسنا کے چبوترے کو جلا دے۔ اس طرح واسنا رہت ہو کر نرنجن پرم تتو میں مگن ہو کر اپنا کام بنا لیوے۔ ارتھات موکھش پراپت کر لیوے۔ کیونکہ

چاہ چماری چوہڑی چاہ نیچی کو نیچ

تو تو سیم برہم ہے جو چاہ نہ ہووے بیچ

بھگوان رام کے اُپدیش

پرجا کو اُپدیش

رام راج میں پرجا بہت ہی خوشحال، دھارمک اور نیروگ تھی۔ کوئی بھی باپ بیٹے کی موت سے دکھی نہیں ہوتا تھا۔ استریاں سہاگیہ وتی اور پتی برتا ہوتی تھیں۔ اُن کو بیوگی کا دکھ نہیں سہنا پڑتا تھا۔ رام راج میں پرجا کو نہ تو آگ میں جلنے کا، نہ جل میں ڈوبنے کا اور نہ ہوا میں ہی کسی طرح کا کوئی ڈر تھا۔ بخار وغیرہ روگوں کا بھی کوئی بھے نہ تھا۔ مہاراج رامچندر جی کے راجیہ میں لوگ ست یُگ کی طرح پرسن چت اور سُکھی تھے۔ اگر پرجا کو کسی طرح کی کوئی چنتا تھی، خواہش تھی، تو وہ صرف ایک آتم گیان اور مکتی پراپت کرنے کی ہی تھی۔

ایک دن راجیہ سبھا میں اکٹھے ہوئے شہریوں اور دیہات کی پرجا نے بھگوان رام کو سر نوا کر اور سروویشیہ دھیان کر کے یوں پرارتھنا کی۔

"ہے مہاراج رام! آپ اپنے سیوکوں کو خوشی دینے والے، پریم سمندر سوبھاؤ والے، ہمہ صفت موصوف، سنکٹ موچن اور شرناگت وتسل ہیں۔ پربھو! کرپا کر کے ہم لوگوں کو کچھ کلیان کا سادھن بتلائیے، جس سے ہم سنساری واسنا میں پھنسے ہوئے جیووں کو بھی آتم گیان کی پراپتی ہو سکے۔"

اپنی پیاری پرجا کے مکھ سے یہ بچن سن کر بھگوان رام مسکرائے، اور بولے "پرجا گن! میں تو ہر روز ہی اپنا سندیش تم لوگوں کو دیا کرتا ہوں۔ کیا آپ نے ابھی تک میرا اُپدیش نہیں سنا؟ رات کے وقت پہر پہر پر میرے دوت ساری پرجا کو نت ہی میرا سندیش سنایا کرتے ہیں۔ کیا آپ اسے بھی نہیں سنتے؟ اچھا تو

بیتی تاہی بسار دے آگے کی سدھ لے

آج رات کو سب لوگ میرے دُوتوں کی باتوں کو دھیان سے سنیں، اس کے بعد آپ لوگ جو کچھ چاہیں وہ مجھ سے آکر پوچھ لیں۔"

"تتھاستو" کہہ کر سب پرجا کے لوگ اپنے اپنے گھر چلے گئے۔ اور بھگوان رام کے بچنوں کو یاد کرتے ہوئے اپنی دھرم پتنیوں سمیت ساری رات شری رام کے دوتوں کی بات دھیان سے سننے کے لئے جاگتے رہے۔ ڈیڑھ پہر رات گذرنے پر سپاہی ہاتھوں میں گرز وغیرہ کی طرح کے ہتھیار دھارن کئے ہوئے، بہت طرح کی سواریوں پر سوار اور نقارہ وغیرہ کئی طرح کے باجے بجاتے ہوئے مہاراج رام کے دوت سڑکوں اور گلیوں میں گھومتے ہوئے بڑی ہی اونچی آواز سے یہ کہتے ہوئے گذرے۔

"ہے نگر باسیو! آپ سب لوگ ساودھان ہو کر سنیں۔ آپ موہ کی نیند میں کیوں سو رہے ہیں؟ آپ کو اس طرح سے غفلت کی نیند نہیں سونا چاہیئے۔ اس سے بڑا انرتھ ہونے کا امکان ہے۔ اس لئے آج ہمہ تن ہو کر ہماری بات سنیں۔ اس شریر روپی ایودھیا نگری کے نو دروازے ہیں اور ایک چھوٹا سا دسواں دروازہ بھی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ شری آتما (رام جی) کے راجیہ میں کوئی بھے نہیں ہے۔ اسی لئے اس کے دوار پال (اندریہ ادھشٹاتری دیوتا) کبھی تو دوار بند کر دیتے ہیں اور کبھی کبھی بند نہیں بھی کرتے۔ ان نو دروازوں میں نہ تو کوئی تالا ہے اور نہ زنجیری ہے۔ سُنا جاتا ہے کہ دکھن سمت میں کوئی کالا چور بیٹھا ہوا ہے۔ اگرچہ آج تک رام جی کی اس ایودھیا میں آتے ... کسی نے دیکھا نہیں ہے۔ مگر یہ سب سچ ہوتے ہوئے بھی دیگ اور دشمن کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ اس کو فتح کے لئے سدا ہی مناسب کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔ اس چور کے وقت بھی ایودھیا میں گپت روپ سے گھومتے رہتے

ہیں۔ ہمارے مہاراج رام چرتیوی ہیں کہ جن کے پرتاپ سے ایودھیا میں ان دشمنوں کے رہتے ہوئے بھی ہمیں کوئی بھے نہیں ہے۔ بھلا مہاراج رام کے بل کا بیان کون کر سکتا ہے۔ چونکہ یہ ناچیز دُوت سچدانند سوروپ رام کا کیا بگاڑ سکتے ہیں؟ ان دونوں سے اگر بھے ہے تو وہ صرف ہم دُربل اور کایر جیوں کو ہی ہے۔ دنیا کا یہ دستور ہے کہ دیوی کے آگے بلیدان کمزور بکرے کا ہی کرتے ہیں۔ آج تک یہ کہیں نہیں سنا گیا۔ کہ کسی نے دیوی کے آگے شیر کی بھی بلی دی ہو۔ ایسی حالت میں بھلا بتاؤ تو کہ دُربل ہوتے ہوئے بھی آپ رات کے وقت اس موہ کی نیند میں کیوں سوئے ہوئے ہیں؟ نہ جانے وہ دُوت کب بھید سے کر اپنے چھو منتر دار بلا دیں۔ مراسے کون جانتا ہے؟ اس لئے آپ کی یہ نیند اچھی نہیں ہے۔ آپ سب کو چاہئے۔ کہ اپنی اس ایودھیا میں رات دن نیند کو تیاگ کر ہوشیار رہیں۔ اپنے ساتھ برابر تیز دھار والی گیان کی تلوار رکھیں۔ شریر پر شردھا کا کوچ دھارن کئے رہیں۔ ہردے میں دھیرج رکھیں۔ کسی سے ڈریں نہیں۔ ہے نگرواسیو! اس طرح سدا ساودھان ہو کر جو جاگتا رہتا ہے۔ اُسے اس ایودھیا نگری میں کچھ بھے نہیں ہے۔ پس ہمارے ان ہتکاری بچنوں کو آپ کبھی نہ بھولیں۔"

اے ایودھیا باسیو! ہم آپ سے بار بار کہہ رہے ہیں پھر بھی خبردار کرتے ہیں۔ کہ سدا ساودھان رہئے گا وہ اس ساکیت پوری ایودھیا میں سدا ساودھان رہے"

مہاراج رام کے دُوت ساری رات نگر کو ہر ایک پہر پر ایودھیا باسیوں کو بھگوان رام کا یہ سندیش سنایا کرتے تھے۔ اس رات ساری پرجا نے یہ سندیش دھیان پوروک سنا۔ اور ٹھیک اس پر منن اور ندِدھیاسن کیا۔"

دوسرے دن پرجا کے سب لوگ نتیہ کرموں سے فارغ ہو کر بھگوان رام کے دربار میں پہنچے۔ اور ودھی انوسار پرنام کر کے اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔

بھگوان رام نے پوچھا۔ کہ آپ لوگوں نے ہمارا سندیش رات کو غور سے سنا؟

پرجا نے بڑے ہی ادب سے جواب دیا۔ ؎

رام سندیس سنا کو او نا ہیں

پربھو! ہم نے آپ کا سندیش صرف دھیان سے ہی نہیں سنا۔ اس پر اچھی طرح وچار بھی کیا ہے۔ اس لئے اب ہمیں زیادہ سننے کی ضرورت بھی نہیں رہی۔ کیونکہ ہم سدا کے لئے کرتارتھ اور کام ہو گئے ہیں۔ ہے رام! سچ تو یہ ہے۔ کہ ؎

۱- جنمی جنک گورو بندھو ہمارے
کرپا ندھان پران تے پیارے! -۱
۲- تنو دھنو دھام رام ہت کاری
سب وِدھی تم پرنت آرت ہاری -۲
۳- اس سکھ تم بن دے ای نہ کو او
مات پتا سوارتھ رت ہو او -۳
۴- ہیتو رہت جگ جگ آپ کاری
تم تمہار سیوک اسورا ری! -۴
۵- سوارتھ میت سکل جگ ماہیں
سپنے ہو پربھو پرمارتھ ناہیں -۵
۶- سب کے بچن پریم رس سانے
سن رگھو ناتھ ہردے ہرشانے -۶

دوہا

اودھ واسی نر ناری - کرتارتھ روپ
برہم سچدانند گھن - رگھو نایک جہاں بھوپ

(۲)

نگر باسیوں کے پریم رس سے بھرے بچن سن کر سچدانند برہم رام نے پھر پریم پوروک پوچھا۔ اچھا کرپا کر کے آپ ہمیں یہ تو بتائیے۔ کہ آپ نے کیا سمجھا ہے؟ اور ہمارے اس سندیش سے آپ کو گیان کی پراپتی کیسے ہوئی؟

نگر باسیوں نے ہاتھ بستہ کہا۔ پربھو! جو گیان ہمیں آپ کے اپدیش سے ملا ہے وہ یہ ہے۔ کہ یہ منش شریر ہی ایودھیا نگری ہے۔ جس کا موہ ہی رات اندھیرا تھا یا

اگیان ہی نیند ہے۔ یہ اگیان کی نیند اچھی نہیں۔ اس کے چکر میں پڑنے سے ایک دن موت دھر دبائے گی۔ کرال کال کے خوفناک گال کا ہی لقمہ بننا پڑے گا۔ اس ایودھیا پوری دولی شریر کے منہ، کان وغیرہ اندریاں ہی نو دوار ہیں۔ یہ قلعہ نما ہی دسواں دوار دماغ میں ہے۔ اندریہ کے ادھشٹاتری دیوتا ہی ان کے رکشک ہیں۔ پلکیں ہونٹ وغیرہ ان کے کپاٹ ہیں۔ پنچ پران ہی راج دوت ہیں۔ جو ہمیشہ شریر روپ اس پوری میں چکر لگاتے ہوئے ہمیں ساودھان کرتے ہیں۔ آپ آتما رام ہی اس نگر کے راجہ ہیں۔ چت اس نگری کا کھجانہ اور اندریاں ہی پورواسی ہیں۔ کال ہی اگالا چور ہے۔ وات پت کف وغیرہ جسم کے کئی طرح کے وکار اس کے گپت چر یا دوت ہیں۔ سچدانند گھن آپ آتما رام کو ان سے کبھی بچنے نہیں ہوسکتے تو ہم تن وغیرہ اندریوں کے غلام و بنا چکے کر چکا ہے۔ اگر ہم موہ میں پھنس کر اگیان یا بھرانتی کی نیند میں سو جائیں، تو لٹیرا چور کال کے یہ بہت طرح کے روگ وغیرہ گپت چر دھاوا بول دیں اور قبضہ پاکر اپنے مالک کال کو ہی بلاتے ہیں۔ پران ہرنے کے لئے یہ کال کب آ جاوے گا۔ یا گلا دبا کر ہمیں کب مار ڈالے گا۔ اگیانی اور دربل جیو کو اس کا کیا پتہ؟ اس لئے غفلت یا موہ کی نیند سوتے رہنا کسی طرح ٹھیک نہیں ہے۔ گیان ہی تلوار ہے اور ویراگیہ ہی اس کی تیز دھار ہے۔ سداچار ہی کوچ اور آپ آتما رام میں دڑھ بھکتی ہی دھیرج ہے۔ جو منش (جیو) سدا آپ آتما رام کا گیان، بھجن دھیان اور سمرن کرتا ہوا ہمیشہ ساودھان رہ کر جاگتا رہتا ہے اسے اس کال روپی لٹیرا چور کا کبھی کوئی خوف نہیں رہتا۔ سدا آتم گیان میں مگن رہنا یا بھکتی کرنا ہی ساودھان ہونا ہے۔ رسالہ سنتوں یا سدگورو روپ مہاتماؤں کے بچن ہی آپ کا سندیش دینے والے دیودوتوں کے نگاڑے وغیرہ بہت طرح کے باجے ہیں جس سے یہ ہمارا پرم گرو ہے۔ آپ کا یہ سندر اپدیش سدا ہم اپنے ہردے میں بھی دھارن کئے رہیں اور ہمیشہ جنتا بھی پریم پوروک پرچار کرتے رہیں۔

ہے پران پیارے رام! آج ہمارے موہ کی رات کا بھرانتی یا اگیان کی نیند سے جاگنے کی بہت ہی سندر پربھات ہے۔ آپ رام ہی آتما رام ہیں۔ اور ہم پرجا لوگ کی یہ سبھا ہی آپ کا پرم سندر آرام یا تو اس استھان ہے آپ کا سندیش دھیان پوروک سن کر اور آتما رام کی ہی پورے طور سے شرن لے کر ہم سب سپھل منورتھ اور مکت ہو گئے ہیں۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں ہے۔ اب ہم آپ سے کیا پوچھیں۔ اور آپ ہمیں اب کیا دیں گے؟ ہم آپ کو ہی پا چکے۔ ہمارا اٹل وشواس ہے کہ

جیو آپ کے نام جپ محض سے ہی مکت

ہو جاتا ہے۔ آج ہم سب آپ کے سنگ ہم آپ مکت ہو گئے ہیں۔ ہم سوتنتر ہو گئے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے پرجا کے یہ پریم بھرے مدھر بچن سن کر بھگوان رام بہت خوش ہوئے۔ اور سب کا کلیان ہووے۔ سب کو شانتی ملے۔ ایسا وردان اور آشیرواد دے کر اپنی پران پیاری اردھانگنی سیتا جی سمیت خوشی خوشی اپنے محلات میں چلے گئے۔ (باقی آئندہ)

ویریہ رکھشا

جو کچھ ہم کھاتے پیتے ہیں۔ اس سے رس۔ رکت۔ مانس۔ میدہ۔ ہڈی۔ مجا اور ویریہ۔ یہ سات دھاتوئیں تیار ہوتی ہیں۔ یہی ساتوں دھاتو ہمارے شریر کو دھارن کرتی ہیں۔ اسی لئے ان کو دھاتو کہتے ہیں۔

ان ساتوں دھاتوؤں میں شکر (ویریہ) ہی پردھان ہے۔ ویریہ ہماری دماغی طاقت ہے۔ ویریہ ہی ہماری سمرن شکتی (حافظہ) ہے۔ ویریہ کے باعث ہی ہمیں بے شمار باتیں یاد رہتی ہیں۔ ویریہ بل سے ہی ہم بدھیمان۔ ودوان اور بلوان کہلانے لائق ہوتے ہیں۔ ویریہ ہی سب سکھوں کا اور پردھان تندرستی کا بیمہ ہے۔ ویریہ ہی ہمارے شریر روپی نگر کا راجہ ہے۔ وہی اس نو دروازوں والے قلعے۔ شریر میں امراض روپی دشمنوں سے ہماری رکھشا کرتا ہے۔ خلاصہ مطلب یہ ہے کہ جب تک ہمارے شریر روپی شہر کا راجہ ویریہ پشٹ اور بلوان رہتا ہے۔ تب تک کسی مرض روپی دشمن کو ہماری طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی ہمت نہیں پڑتی۔ اگر ویریہ نربل یا کمزور ہو جاتا ہے ہمیں چاروں اطراف اندھیرا ہی اندھیرا نظر آتا ہے۔ راجہ ویریہ کو کمزور دیکھ کر ہمارے دشمن روگوں کو چڑھائی کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ اس لئے ویریہ روپی راجہ کے بغیر ہمارے جسم روپی شہر کی رکھشا ہونا ناممکن ہے۔

ویریہ رکھشا کے ہی پرتاپ سے ارجن بھیم دھنش دھاریوں اور گدا دھاریوں میں سرشٹ سمجھے جاتے تھے۔ ویراٹ نگر میں اکیلے ارجن نے بھیشم۔ کرن۔ اور درونا چاریہ وغیرہ سب کو ہرا کر گئوؤں کی رکھشا کی تھی۔ وہ سب ویریہ رکھشا کا ہی پرتاپ تھا۔ مہابھارت کے یدھ میں بوڑھے بھیشم پتامہ نے جو ترلوک وجئی ارجن بھیم کے چھکے چھڑا دئے تھے۔ وہ سب ویریہ رکھشا کے پرتاپ کے سوا اور کیا تھا۔ ویریہ رکھشا کے بل سے ہی لکشمن نے راون کے بیٹے میگھناد کو مارا تھا۔"

پراچین کال کے لوگ ویریہ رکھشا کو اپنا سب سے بڑا کرتویہ سمجھتے تھے۔ لیکن اس زمانہ کے لوگ ویریہ رکھشا کو کچھ چیز ہی نہیں سمجھتے بلکہ ویریہ ناش کرنے کو اپنا پرم پرشارتھ جانتے ہیں۔ پہلے زمانہ کے لوگ سنتان پیدا کرنے کے سوا محض اندریوں کی سیری کے لئے استری پرسنگ کرنا بہت ہی مضر سمجھتے تھے۔ مگر آج کل کے نوجوان استری پرسنگ کو سب سے بڑی بہادری سمجھتے ہیں اور سوتے جاگتے۔ کھاتے پیتے ہر وقت اسی خیال میں مگن رہتے ہیں۔ ان کو اس سے ہونے والی ہانیوں کا علم ہی نہیں۔ چرک سنگھتا کے چکتسا استھان دوسرے ادھیائے میں کہا ہے۔

"جس طرح گنے میں رس۔ دہی میں گھی اور تلوں میں تیل ہے۔ اسی طرح سارے شریر اور چمڑے میں ویریہ ہے۔ جس طرح گیلے کپڑے سے پانی گرتا ہے اسی طرح استری پرش کے سنیوگ۔ چیشٹا۔ سنکلپ اور پیڑن سے ویریہ اپنی جگہوں سے گرتا ہے۔" جو ویریہ گنے کے رس کی طرح ہمارے جسم کا سار ہے۔ جو ویریہ ہماری زندگی بدھی اور تندرستی کا مول ہے اسے زیادہ استری سیون وغیرہ کے ذریعے نشٹ کرنا عقلمندی نہیں ہے۔ دن رات استریوں کا دھیان رکھنا بالکل واہیات ہے۔ کیونکہ ویریہ کا سوبھاو ہے کہ وہ استریوں کی خواہش یا دھیان کرنے سے ہی اپنے استھان سے الگ ہونے لگتا ہے۔

اس کلیگ میں استری پرسنگ تک ہی نہیں آج کل لوگوں نے ویریہ نشٹ کی ترکیبیں تو ایسی نکال لی ہیں جن کا بیان کرنے میں قلم عاجز ہے۔ ان برے کرموں کی وجہ سے ہزاروں نوجوان جوانی میں ہی نپنسک اور نکمے ہو گئے ہیں۔

اس لئے دیش اور جاتی کو تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچانے کے لئے ویریہ رکھشا کی اشد ضرورت ہے۔ برہمچریہ یا ویریہ رکھشا ہی قومی تعمیر کی بنیاد ہے۔ اس طرف کسی کا دھیان نہیں جاتا۔ اس وقت جو سماج یا سوسائٹی برہمچریہ رکھشا کی طرف دھیان دے گی۔ وہ انت میں جاتی کے وشواس کی پاتر ہوگی۔ ادم

مصیبت میں مت گھبراؤ

"کٹا ہوا درخت پھر بڑھ کر ہرا بھرا ہو جاتا
"ہے۔ گھٹا ہوا چاند بھی آہستہ آہستہ بڑھ کر
"مکمل ہو جاتا ہے۔ اس بات کو سمجھ کر ست
"پرش مصیبت کے دنوں میں نہیں گھبراتے۔"
(نیتی شتک شلوک ۸۷)

سنسار ایک حالت میں نہیں رہتا

سنسار کے معنی ہیں سرکنے والا۔ یہ ہمیشہ چلتا رہتا ہے۔ گاڑی کے پہیے کی طرح گھومتا ہے۔ ہر گھڑی اس میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ سال میں چھ موسم بدل جاتے ہیں۔ سورج کی بھی دن میں تین حالتیں بدلتی ہیں۔ صبح اس کا بچپن، دوپہر کو جوانی اور شام کو بڑھاپا پا کر وہ غروب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح انسان کی بھی حالتیں بدلا کرتی ہیں۔ زمانہ کی رفتار کے ساتھ انسان بھی ڈھنگ بدلنے کو مجبور ہوتا ہے۔ تیچ بہادر نے ٹھیک ہی کہا ہے۔

Times change and we change with them.

اوقات وقت بدلتے ہیں اور وقت کے ساتھ ہم بھی بدلتے ہیں۔ گردشِ دوران یا زمانہ کسی کو ایک حالت میں نہیں رہنے دیتا۔

مہاتما گوئٹے نے کہا ہے۔ زندگی کا تعلق زندوں سے ہے۔ اور جو زندہ ہیں۔ انہیں زندگی کی تبدیلیوں کے لئے تیار رہنا چاہیے۔ انسان کبھی سکھی ہوتا ہے، کبھی دکھی کبھی رنگی ہوتا ہے، کبھی تندرست، کبھی امیر کبیر یا راجہ ہوتا ہے۔ اور کبھی دردر کا بھکاری۔ کسی کی بھی ایک سی حالت نہیں رہ سکتی۔ انسان کا دھرم ہے کہ وہ ہر حالت میں خوش رہے کہا ہے۔

انسان کو چاہیے کہ سکھ کے وقت سکھ کا ڈھنگ سے

وقت دکھ کا کشادہ پیشانی سے استقبال کرے۔ سکھ اور دکھ دونوں چاک کی طرح گھوما کرتے ہیں۔ پھول کبھی کھلتا ہے۔ کبھی مرجھا جاتا ہے۔ درخت کے پتے کبھی گر جاتے ہیں۔ اور کبھی ہرے ہرے پتوں سے اس کی شوبھا بڑھ جاتی ہے جس طرح کاٹا ہوا درخت پھر ہرا بھرا ہو کر پھیل جاتا ہے۔ گھٹا ہوا چاند پھر پورن ہو جاتا ہے۔ بادلوں سے گھرا ہوا آسمان پھر صاف ہو جاتا ہے۔ بارش اور طوفان سدا بنے نہیں رہتے۔ اسی طرح انسان بھی ایک نہ ایک دن مصیبت سے نجات پا کر سکھی اور خوشحال ہو جاتا ہے۔ اس میں ذرہ بھی شک نہیں ہے۔

مصیبت سے لابھ

لوگ مصیبت کو جیسا بھیانک جانتے ہیں۔ دراصل ویسی وہ نہیں ہے۔ مصیبت کے پھول کڑوے ہوتے ہیں۔ مگر اس کے پھل میٹھے ہوتے ہیں۔ جس پر ایشور کی کرپا ہوتی ہے۔ جن کے دھیرج اور دھرم کا وہ امتحان لینا چاہتے ہیں اسی پر ہی وہ مصیبت ڈالتے ہیں۔ ستیہ وادی راجہ ہریش چندر مہاراج نل۔ مہاراج رام چندر اور پانچوں پانڈواس کے اداہرن ہیں۔ یہ سب مصیبت کی بھٹی میں سے شدھ کندن بن کر نکلے تھے۔

دیوی مصائب بھی کچھ نہ کچھ اچھا پھل دینے والے ہی ہوتے ہیں۔ دریاؤں کی طغیانی کو لوگ برا کہتے ہیں۔ مگر جب وہ چلی جاتی ہے تب کھیتوں کو زرخیز کر کے چھوڑ جاتی ہے آتش فشاں پہاڑ کے پھٹنے کی باتوں کو سن کر ہی لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو اٹھتے ہیں۔ مگر بہت سے آتش فشاں پہاڑوں کے پھٹنے سے دیشوں کو دھن مال سے مالا مال کر دیا ہے۔ زلزلے کے نام سے لوگ گھبراتے ہیں مگر زلزلہ بھی فائدہ سے خالی نہیں

ان کے آنے سے کوسوں زمین نئی نکل آتی ہے، اور سمندر اپنی حد کے اندر رہتا ہے۔

ایک ودوان کہتا ہے۔ مصیبت اگرچہ کالے سانپ کی طرح خوفناک معلوم ہوتی ہے۔ مگر اس سے جو فوائد ہوتے ہیں، وہ سانپ کی منی سے کم قیمتی نہیں ہیں۔ مصیبت میں ہی دوستوں کی پہچان پرکھ ہوتی ہے۔ کہا بھی ہے

دھیرج۔ دھرم متر اور ناری
آپت کال پرکھئے چاری

استری گرنتھ سیوک، صلاح کار اور رشتہ داروں کی سچی پرکھ مصیبت میں ہی ہوتی ہے۔ جس طرح بادل کے بغیر بجلی نہیں چمکتی۔ اسی طرح مصیبت کے بغیر انسان کے گنوں کا پرکاش بھی نہیں ہوتا۔ مصیبت ہر پہلو سے اچھی ہے۔ انشر ٹیک وہ صدا نہ رہے۔ کہا بھی ہے

رہیمن برا بر نہیں جو تھوڑے دن ہوئے
اشٹ متر اور بیر ہو جن جان پڑیں سب کوئے

اور بھی کہا ہے۔ کسوٹی پر کس کر جس طرح صراف سونے کے گن دوش دیکھ لیتے ہیں۔ اسی طرح مصیبت کی کسوٹی پر انسان اپنے دوست، استری، نوکروں، دھیرج، بل وغیرہ کی پرکھ کرتے ہیں۔

کہیے ناظرین! کیا اب بھی آپ مصیبت کو بُرا ہی کہیں گے؟ پرماتما جو کچھ کرتے ہیں وہ انسان کے بھلے کے لئے ہی کرتے ہیں مگر انسان اپنی کوتاہ بینی کے باعث اسے سمجھ نہیں پاتے۔ اسی لئے وہ دُکھ میں پرماتما اور قسمت کو کوستے ہیں۔ اور ہائے ہائے کرتے ہیں۔ اسی موقعہ پر ہمیں ایک پرانا قصہ یاد آگیا ہے۔ اسے سنئے:۔

ایشور جو کرتا ہے اچھا کرتا ہے

کہتے ہیں کہ ایک راجہ کے وزیر کا یہ وشواس تھا کہ ایشور جو کرتا ہے، اچھا ہی کرتا ہے۔ ایک دن راجہ اور وزیر شکار کھیلنے ایک جنگل میں گئے۔ شکار کرتے وقت کسی ہتھیار سے راجہ کی انگلی کٹ گئی۔ راجہ نے وزیر سے کہا۔ ہماری انگلی کٹ گئی۔

وزیر نے جواب دیا۔ مہاراج! ایشور جو کرتا ہے، اچھا ہی کرتا ہے۔

راجہ اس بات سے چڑ گیا اور وزیر کو اپنے پاس سے الگ کر دیا۔ دوسرے دن راجہ اکیلا ہی شکار کو گیا۔ اور ہرن کے پیچھے گھوڑا دوڑاتا ہوا ایک دوسرے راجیہ میں چلا گیا۔ وہاں کے راجہ کو دیوی کو بلیدان کرنے کے لئے ایک آدمی کی ضرورت تھی۔ لوگ اسے پکڑ کر لے گئے مگر پجاریوں نے اس کے ہاتھ کی انگلی کٹی ہوئی دیکھ کر اپنے راجہ سے کہا۔ مہاراج! یہ تو انگ بھنگ ہے۔ انگ بھنگ کی بلی دیوی سویکار نہیں کرتی۔"

پجاریوں کے کہنے پر راجہ نے اس راجہ کو چھوڑ دیا۔ اپنے راجیہ میں آکر اس نے منتری کو بلایا اور اس سے کہا۔ منتری جی! تمہاری وہ بات تو بالکل سچی نکلی کہ ایشور جو کرتے ہیں، اچھا ہی کرتے ہیں۔ اگر میری انگلی نہ کٹ جاتی۔ تو آج میرے پران نہ بچتے۔

منتری نے کہا۔ مہاراج! آپ نے مجھے الگ کر دیا یہ بھی اچھا ہی ہوا کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو میں آپ کے ساتھ ہی ہوتا تب وہ لوگ انگ بھنگ سمجھ کر آپ کو تو چھوڑ دیتے۔ مگر میرا تو وہ بلیدان کر ہی دیتے۔ اس سے ثابت ہو گیا۔ کہ ایشور جو کرتے ہیں، اچھا ہی کرتے ہیں۔

راجہ یہ جواب سن کر بہت خوش ہوا۔ اور اسے بہت سا انعام دے کر پھر اپنی جگہ پر بحال کر دیا۔

موت بھی بُری نہیں

مہاتما بیکن نے کہا ہے۔ "کون جانتا ہے جس موت سے لوگ اتنا ڈرتے ہیں اور گھبراتے ہیں اور جسے سب سے زیادہ بُرا سمجھتے ہیں۔ وہی سب سے زیادہ بھلا کرنے والی نہ ہو۔ بات ایسی ہی ہے۔ موت ہمارے سب دکھ درد کا خاتمہ کر کے ہمیں نیا چولا دینے والی ہے۔ مسٹر ڈیئر صاحب کہتے ہیں

Life is a disease, sleep a palliative, death the medical cure.

ادھیات زندگی ایک بیماری ہے۔ نیند اس بیماری کو کم کرنے والی اور موت اسے جڑ سے نشٹ کرنے والی ہے۔

ایسے ہی مسٹر بیبل صاحب کہتے ہیں۔ زندگی داروغہ جیل ہے اور موت وہ فرشتہ ہے جو جیل کے دروازہ کو کھول کر ہمیں آزاد کرنے کے لئے بھیجا جاتا ہے۔

پیارے بھائیو۔ سوچو کہ جب موت (جو اس دنیا میں سب سے بڑا دکھ ہے) بھی ہمارے سکھ کے لئے ہی ہے تب دنیا کی چھوٹی موٹی مصائب سے ہمیں سکھ کیوں نہ ہوگا؟ پرماتما سب کام ہماری بھلائی کے لئے ہی کرتے ہیں افسوس یہی ہے کہ انسان پرماتما کی لیلاؤں کو سمجھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اسی لئے دکھی ہوتا ہے اس لئے سنتوں نے کہا ہے کہ انسان پرماتما پر بھروسہ کر کے اپنے آپ کو اس کے سپرد کر دے اور وہ جس حالت میں رکھے۔ اسی میں خوش رہے۔ بقول سہ راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہے۔

راضی برضا رہنا

مصائب کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر ایک انسان کو مہاتما ملٹن کی یہ بات یاد رکھنی چاہیئے "میں پرماتما کی مرضی کے خلاف شکایت نہیں کرتا ہے پر بھو!

راضی ہو رہیں اسی میں جس میں تیری رضا ہے
یاں یوں بھی واہ وا ہے اور ووں بھی واہ وا ہے

سوامی رام تیرتھ کا مقولہ ہے۔ اور غالب کہتے ہیں:۔

آپ کا بندہ میں ہو مرضی وہ مصیبت۔ بہتر
آپ کا بندہ میں خوشی ہو نہ ملال اچھا ہے

یونانی حکیم پلوٹارک کہتا ہے۔ ہر حالت میں خوش رہنا سیکھو۔ اگر تمہارے دھن سے دوسروں کو فائدہ پہنچتا ہو تبھی دولتمندی سے سکھ مانو۔ اگر غریبی ہو تو ایسا مان کر سکھ مانو کہ تم ہزاروں طرح کی مصائب کا بوجھ نہیں ہے اگر تم گمنام ہو تو اس سے سکھ مانو کہ تم لوگوں کے راگ دویش سے بچے رہو گے۔ اگر تم بیمار ہو تو اس سے سکھ مانو کہ تمہارے پاپوں کا بوجھ ہلکا ہو رہا ہے

کرم پھل بھوگنے ہی پڑتے ہیں

سکھ اور دکھ پچھلے جنم کے پنیہ اور پاپ کے لازمی پھل ہیں پہلے جنم میں جیسا بھلا یا برا کرم کیا جاتا ہے اسی سے پراربدھ بنتی ہے اور اس پراربدھ کے لیکھ کو کوئی مٹا نہیں سکتا۔ اس میں دیوتاؤں کی اپاسنا اور تپ سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہوتا دیوتا خود بھگوان شو اور وشنو بھی لیکھ کی ریکھ کو مٹا نہیں سکتے۔ سندر چاند کا پتا ہے مگر ایسا بلوان ہو کر بھی وہ اپنے پتر کے کلنک کو مٹا نہیں سکتا۔ شو جی خود ایشور ہیں مگر وہ اپنے سر پر رہنے والے چندرما کو پورن نہیں کر سکتے۔ ادھیاتما اس کے گھٹنے بڑھنے کے دوش کو مٹا نہیں سکتے۔ شو جی سرب شکتیمان ہیں۔ ان کے پتر گنیش جی سب ردھی سدھی کے داتا ہیں ان کے دوسرے بیٹے سوامی کارتک دیوتاؤں کی فوج کے سپہ سالار ہیں۔ مہا شکتی پاربتی ان کی اردھانگنی ہے اور دھن کے سوامی کوبیر ان کے گہرے دوست ہیں۔ اس پر بھی شو جی کا کمنڈل لے کر بھیک مانگنا نہیں چھوٹتا۔ مطلب یہ کہ کرم کے لیکھ کو کوئی بھی مٹا نہیں سکتا کہا بھی ہے:۔

جو ہونہار ہے۔ وہ ضرور ہو کر رہتی ہے۔ اس سے بڑے بڑے بھی بچ نہیں پاتے۔ دیکھئے۔ شو جی سرب سمرتھ ہو کر ننگے رہتے ہیں۔ اور بھگوان وشنو شیش ناگ جیسا سرپ پر سوتے ہیں۔" اور بھی سنیئے۔

برا یا بھلا جو کچھ ودھاتا نے لکھ دیا ہے۔ اسے کوئی بھی مٹا نہیں سکتا۔ قسمت کا لکھا ضرور ہوگا۔ اس سے دیوتا بھی بچ نہیں سکتے اب یہ انسان کے ہاتھ میں ہے کہ وہ اپنے پراربدھ کرموں کو رو رو کر یا ہائے ہائے کر کے بھوگے گا خواہ شانتی سے بھوگے گا۔ شانتی سے بھوگنا ہی اچھا ہے

مصیبت میں مان اپمان

مصیبت میں مان اپمان کا خیال کرنا دکھدائی ہے اس لئے مصیبت میں جو آدمی گونگا۔ بہرہ۔ اندھا۔ لنگڑا یا لولا ہو جاتا ہے۔ اپنے آپ کو پتھر یا مٹی سمجھ لیتا ہے۔ اسی کی

مصیبت سکھ سے کٹھن ہے۔ اسے جسمانی اور مانسک دونوں طرح کے کشٹ کم ہوتے ہیں۔ اگرچہ مان اپمان کا خیال رکھتے ہیں ان کی آتمائیں جل جل کر خاک ہوا کرتی ہیں۔ اُن کو لمحہ بھر بھی سکھ کی نیند نہیں آتی۔ مصیبت میں بڑے بڑوں کو نیچا دیکھنا پڑا ہے۔ قدم قدم پر ذلیل اور خوار ہونا پڑا ہے۔ تب معمولی انسان اس کے سامنے کس کھیت کی مولی ہے۔ ایسا کون ہے۔ جسے مصیبت میں نیچا نہیں دیکھنا پڑا ہو۔

جب ارجن نے اپنے زور بازو سے ساری پرتھوی کو جیتا تھا۔ جنہوں نے اسی شریر سے سورگ میں جاکر اندر کے دشمن راکھشسوں کا ناش کیا تھا۔ جنہوں نے شری کرشن کے ساتھ کھانڈو بن میں اگنی دیوتا کو خوش کیا تھا۔ جن کے برابر دھنش دھاری روئے زمین پر دوسرا نہیں تھا۔ انہیں ارجن کو ہاتھ میں استریوں کا سا کنگن اور کمر میں کردھنی پہن کر وراٹ راج کنیا کو ناچنا گانا سکھانا پڑا تھا۔

جن بھیم سین میں اپار بل اور پراکرم تھا۔ جو بڑے بڑے درختوں کو جڑ سے اکھاڑ اکھاڑ کر دشمنوں پر پھینک مارتے تھے۔ جنہوں نے کیچک اور بکاسر وغیرہ راکھشسوں کو ہنستے ہنستے مار ڈالا۔ ارجن سے دریودھن وغیرہ سب کورو خوف کھاتے تھے۔ انہیں بھیم کو راجہ وراٹ کے گھر میں رسوئیا بن کر مصیبت کے دن گذارنے پڑے تھے۔ جب راجہ وراٹ انہیں "رسوئیا" کہہ کر پکارتے تھے۔ تب دروپدی کا آتما جل کر خاک ہو جاتا تھا۔ مگر کرم پھل بھوگنے ہی ہونگے یہی سمجھ کر پانڈو چپ چاپ سب کچھ برداشت کر لیتے تھے۔

جن دھرم راج یدھشٹر کے ارجن، بھیم اور نکل سہدیو جیسے ترلوکی کو جیتنے والے بھائی موجود تھے۔ جن کے پانچال راج دھرشٹ دیومن جیسے مہابلی رشتہ دار تھے جن پر خود ترلوکی ناتھ شری کرشن کی پوری کرپا تھی۔ اُن دھرم راج کو بھی اپنا تیج بل اور پراکرم چھپا کر بنباس میں دن کاٹنے پڑے۔ اور وراٹ راج کی سبھا میں راجہ کو جوا کھلانا پڑا ایک بار راجہ وراٹ نے غصہ میں بھر کر اُن کے منہ پر پانسا دے مارا۔ اس سے خون کی دھارا بہ نکلی۔ ایک سار دھوم چکرورتی مہاراج کا یہ اپمان کیا کم تھا؟ مگر انہوں نے وقت کی نزاکت کا خیال کر کے سب برداشت کر لیا۔ کرتے کیا جب کہ دکھ اٹھانا ہی تھا۔ قسمت میں ہی ایسا لکھا تھا۔"

اُس دنیا میں جو بے حد سُندری تھیں۔ جو پرم بدھیمتی اور سب گنوں کی کان تھیں۔ جو مشہور عالم پانڈوؤں کی پٹ رانی تھیں۔ جو بھگوان شری کرشن کی پیاری سکھی تھیں اُنہیں دروپدی کو متسیہ راج کے رنواس میں سیرندھری (نائن) بن کر رہنا پڑا۔ رنواس کی استریاں جب انہیں "نائن" کہہ کر پکارتی ہوں گی تب مہارانی دروپدی کا یہ شبہ نہایت نشٹ ہوتا ہوگا مگر وہ کچھ ناد کرتی تھیں۔ جانتی تھیں کہ پہلے جنم کے کرم ضرور ہی بھوگنے ہوں گے۔ اس لئے سب سہہ لیتی تھیں۔"

جو مہاراجہ نل استر ودیا میں ماہر تھے۔ جو منتروں سے ہی آگ جلا لیتے تھے۔ جن کے لاثانی گنوں کے باعث دیوتا بھی اُن سے ڈرتے تھے۔ اُن کو بھی بن بن کی خاک چھاننی پڑی اور اپنی پران پیاری ترلوک موہنی دھرم پتنی مہارانی دمینتی کو بن میں اکیلی سوتی چھوڑ کر ایودھیا کے راجہ رتوپرن کا کوچوان بن کر دن گذارنے پڑے۔ ہائے رے پراربدھ کے لیکھ!

جنہوں نے سریشٹ سوریہ بنس میں جنم لیا تھا جن کے پتا دیوراج اندر کے متر تھے۔ جن کے گورو خود مہامنی وششٹ جیسے برہم گیانی تھے۔ جن کے سسر مہاراج بدیہ راج جنک تھے۔ جن کی دھرم پتنی خود جنک نندنی جانکی جی تھیں اور جو خود بھی بھگوان وشنو کے اوتار تھے۔ ان بھگوان رام کو بھی اپنی پران پیاری مہارانی سیتا اور بھائی لکشمن کے ساتھ بن بن گھومنا پڑا۔ تب پراربدھ کے لیکھ سے کون بچ سکتا ہے؟

سلطنت مغلیہ کے بانی بابر بادشاہ کے بیٹے ہمایوں کو شیر شاہ سے شکست کھا کر سندھ کے ریگستانوں میں اپنی حاملہ بیگم کے ساتھ بڑے بڑے کشٹ بھوگنے پڑے۔

کہاں تک مثالیں دیتے جائیں۔ کرم پھل سبھی کو بھوگنا پڑتا ہے کوئی بھی اس سے بچ نہیں سکتا۔ اس لئے سمجھ دار آدمیوں کو چاہیے کہ ایسے ایسے مہاتماؤں اور بلوان رشیوں کی مصیبت کی داستانیں یاد کر کے اپنے چت کو شانت رکھیں

اور اپنی مصیبت کے زمانے ایشور کی یاد میں خوشی خوشی بسر کریں۔ پنجابی میں مثال ہے "گھن وقت، زمانہ کٹ جائیں گے دن ہو ہی گئے۔"

مصیبت اکیلی نہیں آتی

سب کچھ نشٹ ہو جانا یا چھن جانا ایک مصیبت ہے۔ ایک راجہ کا دوسرے راجہ پر چڑھ آنا ایک مصیبت ہے۔ روزگار میں ایک دم گھاٹا پڑ جانا اور اس وجہ سے غریب ہو جانا اور بازار سے اُدھار نہ ملنا ایک بھاری مصیبت ہے۔ اسی طرح انسان پر بھاری مصائب آیا کرتی ہیں۔ ایک مصیبت کے آتے ہی اور بھی کئی بکھیڑے اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ اُدھر روزگار میں گھاٹا پڑ جاتا ہے۔ اُدھر ساہوکار نالش کر دیتے ہیں۔ ساتھ ہی گھر میں کوئی نقصان ہو جاتا ہے۔ بال بچے بیمار ہو جاتے ہیں وغیرہ"

انگریزی میں ایک کہاوت ہے Misfortunes never come singly مصیبت اکیلی نہیں آتی۔ نیتی شاستر میں بھی کہا ہے۔

زخم میں بار بار چوٹ لگتی ہے۔ گھر میں اناج نہ ہونے پر بھوک بڑھ جاتی ہے۔ مصیبت آنے پر دشمن بڑھ جاتے ہیں۔ دھن کا ناش ہونے پر انسان کو یہ سب کلیش ہوتے ہیں۔

مصیبت میں بھائی بند رشتہ توڑ دیتے ہیں۔ اپنا رشتہ دار کہنے میں بھی اُن کو شرم آتی ہے۔ اپنے مصیبت زدہ رشتہ دار کو دو چار دن کے لئے اپنے گھر میں ٹھہرانا بھی وہ بُرا سمجھتے ہیں۔ اور کام پڑنے پر خواہ جیل ہو خواہ پھانسی ہوتی ہو، تو بھی پیسے ہوتے ہوئے بھی مدد نہیں کرتے۔ رات دن پاس بیٹھنے والے ہر طرح سے گلچھرے اُڑانے والے، جہاں اپنا پسینہ گرے، وہاں خون بہانے کی قسم کھانے والے اور وقت پر جان تک قربان کرنے کی ڈینگ مارنے والے بُرے دنوں میں منہ سے ایسا بھی اپنی ہتک تصور کرتے ہیں۔ گنوار اور کم عقل دھنی لوگ بڑے سے بڑے بدھیمان اور گیانی مہاتماؤں کو بھی تھوڑ دکھ اور بدتمیزی کہہ دیتے ہیں۔ گدھے گھوڑوں کو لات مارنے لگتے ہیں۔ اور تو کیا مصیبت میں باپ بھی اپنے بیٹوں سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ اس کے دُکھ پر ہنستے ہیں۔ بعض استریاں بھی مصیبت میں پھنسے ہوئے اپنے پتی سے نفرت کرنے لگتی ہیں اور باہر کے غیروں سے اپنے پتی کے دل کو تکلیف پہنچایا کرتی ہیں۔ یہ پتی پرماتما کی لیلا ہی تو ہے۔

اور تو کیا کہیں ہر وقت "جی حضور" "جو حکم سرکار" کہنے والے خوشامدی نیز ٹھکانے پر کا ٹوپا اُٹھنے والے نوکر اور داس داسی مصیبت زدہ مالک کے دشمن بن جاتے ہیں۔ مالک کو مصیبت میں پا کر سب ایک ہو جاتے ہیں۔ رات دن سر جوڑ کر مالک کے عیب ڈھونڈا کرتے ہیں۔ اور اپنے مالک کے دشمنوں سے مل جاتے ہیں۔ کسی نے بہت ہی ٹھیک کہا ہے کہ

So many servants so many enemies

"جتنے نوکر اتنے دشمن" بات کسی قدر سچ ہے۔ نوکر چاکر سب سے بڑے دشمن ہوتے ہیں۔ انہیں نمک حلالی کا ذرا بھی خیال نہیں آتا۔ اور دشمنوں کو تو ان پر رحم آ جائے مگر انہیں رحم نہیں آتا۔ یہ لوگ مالک کے سبھی پرانے احسانوں پر پانی پھیر دیتے ہیں۔ اور مالک کے دشمنوں سے مل کر ان کو بھی پیچھے نقصان پہنچاتے ہیں۔ وغیرہ"

ہائے مصیبت میں سوائے ایشور کے کوئی ساتھی نہیں رہتا ہے۔ تن کے کپڑے بھی دشمن ہو جاتے ہیں۔ حضرت داغ فرماتے ہیں

ہوتا نہیں ہے کوئی بُرے وقت میں شریک
پتے بھی بھاگتے ہیں خزاں میں شجر سے دور

اور بھی کہا ہے۔ اور کیا اچھا کہا ہے۔

پتلیاں تک بھی تو پھر جاتی ہیں دیکھو دم نزع
وقت پڑتا ہے تو سب آنکھ چرا جاتے ہیں

اور یہ شعر تو بہت ہی مشہور ہے۔

مصیبت میں کہاں کوئی کسی کا ساتھ دیتا ہے؟
کہ تاریکی میں سایہ بھی جدا ہوتا ہے انساں سے

مصیبت کا ساتھی صرف پرماتما

ہی ہے۔ انسان جب سب طرف سے مایوس ہو جاتا ہے، اور دکھ پیار کر دیکھتے پر بھی جب اسے کوئی مددگار نظر نہیں آتا۔ تب سنسار اسے اسار دکھائی دینے لگتا ہے۔ اور سب طرف سے مایوس ہو کر اسے دین بندھو۔ کرونا سندھو۔ اناتھوں کے ناتھ۔ نرمانوں کے مان سنتاؤں کے رکھشک بھگوان کی یاد آتی ہے۔ جوں ہی وہ آرت ہو کر۔ گڑگڑا کر پریم کو فرمان بھاو سے پکارتا ہے۔ آشو توش بھگوان کا آسن ڈولنے لگتا ہے۔ تب وہ دکھ بھنجن۔ بھگت من رنجن بھگوان اپنے بھگت کو بچانے کے لئے ویسے ہی دوڑے آتے ہیں جیسے وہ دروپدی کی پت بچانے کے لئے غائبانہ طور سے دوڑے آئے تھے۔ اور اس کی رکھشا کرتے ہیں،

بھگت بھگوان کی استتی کرتا ہے

پرارتھنا کا بھجن

۱۔ دکھ درد گر ہمارا سنسار کے رچیتا!
جلدی سے دو سہارا منجدھار میں ہے نیّا ۔ ۱

۲۔ تم بن کوئی ہمارا رکھشک نہیں یہاں پر
ڈھونڈھا جہاں سارا تم سا نہیں رکھیّا ۔ ۲

۳۔ دنیا میں خوب دیکھا آنکھیں پسار کر کے
ساتھی نہیں ہمارا ماں باپ اور بھیّا ۔ ۳

۴۔ سکھ کے سبھی ہیں ساتھی دنیا کے یار سارے۔
تیرا ہی نام پیارا دکھ درد سے بچیّا ۔ ۴

۵۔ دنیا میں پھنس کے ہم کو کچھ بھی ہوا نہ حاصل
تیرے بنا ہمارا کوئی نہیں رکھیّا ۔ ۵

۶۔ چاروں طرف سے ہم پہ غم کی گھٹا ہے چھائی
سکھ کا کرو اجالا پرکاش کے کریّا ۔ ۶

۷۔ اچھا برا ہے جیسا راضی رضا میں رہنا
بے واس یہ تمہارا سدھ لیجو۔ سدھ لیّا ۔ ۷

اس طرح نتیہ پرارتھنا کرنے سے ایشور کی کرپا ہوتی ہے،

مصیبت آنے سے پہلے گھبرانا نہ چاہئے

بہت سے کمزور دل آدمی مصیبت کے خیال سے گھبرا کر اپنے روپ بل اور بدھی کو کھو دیتے ہیں۔ اور چنتا کر کے بے وقت بال سفید کر لیتے ہیں۔ وہ چالیس سال کی عمر میں ہی ستر برس کے بوڑھے معلوم ہونے لگتے ہیں۔ ایسے بے سمجھ لوگ اپنی بے سمجھی کا پھل خود ہی نہیں بھوگتے۔ اپنے ننھے ننھے بچوں اور استری تک کو بھگاتے ہیں۔ ان کے ہر وقت محرمی صورت بنائے رکھنے سے گھر کے سب چھوٹے بڑے اداس رہنے سے پیلے پڑ جاتے ہیں،

کہتے ہیں چنتا سے چتا بھلی۔ چتا تو ایک بار ہی جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔ مگر چنتا پتا جیتی بڑے بڑے دکھ دے سکھ بری طرح سے جلاتی ہے۔ جس پر چنتا راکشسی کی دھن سوار ہو جاتی ہے۔ اس کی صحت برباد ہو جاتی ہے اور عمر بھی کم ہو جاتی ہے کسی نے سچ کہا ہے کہ

Anxiety is the poison of life

چنتا یا فکر زندگی کا زہر ہے۔ اس لئے بھول کر بھی آدمی کو

چنتا نہ کرنی چاہئے

چنتا دور کرنے کے بارے میں ہم نے ماہنامہ فروری ۱۹۵۷ء سکھ و شانتی نمبر میں بہت کچھ لکھا ہے۔ جن کو چنتا بہت ستاتی ہو۔ ان کو یہ نمبر منگوا کر پڑھنا چاہئے۔ اس میں ہم نے چنتا ہرن و دھی لکھی ہے اس کا یتن کرنا چاہئے اور مصیبت آنے سے پہلے چنتا کرنا ٹھیک نہیں۔ کبھی بار جب مصیبت کے ڈر میں لوگ گھبرایا کرتے ہیں۔ وہ سمجھی نہیں بھی آتی ہے۔ اسی لئے کسی ودوان نے کہا ہے۔

جب تک دکھ نہ آوے۔ تب تک اس کے خیال سے اپنے کو دکھی نہ کرو۔ کیونکہ اس میں دوہرا نقصان ہے۔ اگر مصیبت نہ آئی۔ تو جسم کا خون مفت میں جلانا۔ گھر والوں کو دکھ دینا اور دھندے روزگار کا ستیاناس کرنا عبث ہی ہوا۔ لیکن فرض کرو۔ کہ مصیبت آ ہی گئی، تو تمہارا پہلے سے ہی گھبرا

کر اپنے بل بدھی اور ہمت کو جواب دے دینا اچھا نہ ہوا کیونکہ مصیبت سے انسان ان صفات سے ہی نجات پاتا ہے۔ جو شخص کہ ہر حالت میں خوش رہتا اور ہنستا رہتا ہے اس کے بل اور بدھی نشٹ نہیں ہوتے۔ اس کی صحت بھی اچھی رہتی ہے۔ اگر بدقسمتی سے مصیبت آ بھی جاتی ہے تو وہ با آسانی اس کے پار ہو جاتا ہے۔ اس لئے مصیبت میں خوش رہنا ہی اچھا ہے۔ کہا بھی ہے:

دل وہ دے تو اس مزاج کا پروردگار دے
جو رنج کی گھڑی بھی خوشی سے گذار دے

مصیبت میں کیا کرنا چاہئے

(۱) جب تک مصیبت نہ آوے اس سے گھبرانا چاہئے خدانخواستہ اگر مصیبت آ بھی جائے تو تیار مردانہ وار اس کے ناش کا جتنے امکان اپائے کرنا چاہئے۔ جو مصیبت میں پھنس کر ہمت ہار دیتا اور ہر وقت فکر مند نیز شوک رچنتا سے بیاکل رہتا ہے، اس کا من بیمار ہو جاتا ہے اور من کے بیمار ہونے سے سارے جسم کی شکتی ڈھیلی پڑ جاتی ہے ہاتھ پاؤں ہل سکتے نہیں رہتی۔ اس لئے مصیبت میں اتنا گھبرانا اور فکر کرنا اپنی مصیبت کو بڑھانا ہے۔ گھبرانے سے تو مصیبت کا خاتمہ نہیں ہوتا۔ مصیبت میں صرف وچار اور ایشور پر بھروسہ۔ یہ دو اپائے ہی بچانے والے ہیں۔ ایشور پر بھروسہ رکھ کر ایمانداری کے ساتھ بے خوف ہو کر ڈٹ کر مصیبت کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ نشکپٹ وچاروان پرشوں سے صلاح لے لینا بھی اچھا ہے۔ مگر اپنی ضمیر کی آواز کے مطابق کام کرنا سب سے اچھا ہے۔ کیونکہ وویک وچار بہترین استاد ہیں۔ جو شخص شردھا وویک کا آسرا لیتا ہے وہ مصیبت میں شانت اور باحوصلہ رہ کر انت میں اس پر وجے پا لیتا ہے۔ سکھ اور وویک ہین پرشوں کو ہی مصیبت بار بار ستاتی ہے۔ وچار کی بڑی مہما ہے جیسا کہ گورو نانک صاحب نے فرمایا ہے

نہ سکھ وچ گرہستے سے نہ سکھ چھڈ گیاں
سکھ ہے وچ وچار دے سنتاں ضرور پیاں

دھیرج یا استقلال سے کام لو

مصیبت میں اچھے اچھوں کی دلیری کے دیوالے نکل جاتے ہیں۔ بڑے بڑے شیر دل بہادر گھبرا اٹھتے ہیں مگر جو مصیبت میں گھبرا کر حوصلہ چھوڑ دیتے ہیں۔ وہ بہت جلدی ہارے جاتے ہیں۔ مصیبت میں نہ گھبرانے والے مستقل مزاج لوگ اکثر بازی جیت لیتے ہیں۔ اس لئے مصیبت میں حوصلہ دھیرج یا استقلال کو ڈھال سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ اور یہ بالکل سچ ہے۔

بھگوان منو نے اپنے مانو دھرم شاستر (منو سمرتی) میں جو دھرم کے دس لکشن بتلائے ہیں۔ ان میں سب سے پہلا دھرتی یعنی دھیرج یا استقلال ہی ہے۔ استقلال وہ گن ہے۔ جو انسان کو ہر آفت میں ثابت قدم رکھتا ہے۔ جب تک حوصلہ ہے۔ تبھی تک مشکلات کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ حوصلہ ٹوٹ جانے پر ہار لازمی ہو جاتی ہے۔ اس لئے مصیبت میں دھیرج کو ہرگز نہ چھوڑنا چاہئے۔

خلاصہ یہ مصیبت میں ہرگز مت گھبراؤ۔ دھیرج رکھو اپنے چت کو تمام اندیشوں سے پاک کر کے ٹھنڈے دماغ سے مصیبت سے چھٹکارہ پانے کا اپائے سوچئے کسی حالت میں بھی من کی پرسنتا مت چھوڑیئے۔ ایشور کی کرپا ہوئی پنیہ کا بل ہوا تو یقیناً ہی آپ کی عقل سلیم مصیبت سے چھوٹنے کا اپائے سوچ لے گی۔ لیکن فرض کرو کہ سب اپائے کرنے پر بھی کامیابی نہیں ہوئی تو بھی من کو میلا کرنا درست نہیں۔ انسان کا آتما ایشور کا انش اور سچدانند سوروپ ہے اور انسان خود ایشور کا امرت پتر ہے۔ وہ ہر حالت میں پورن اور مکمل ہے۔ ناپائیدار سنسار کی چھوٹی موٹی ناکامیاں اس کا کیا بگاڑ سکتی ہیں۔ آخر یہ دنیا کیا ہے؟ آتما کی لیلا ہی تو ہے۔ ایسا جان کر سنسار کی کامیابی اور ناکامی میں جو پرش سم رہتا ہے۔ وہی تو مہان آتما اور گیانی ہے۔ گیتا کے دوسرے ادھیائے میں بھگوان نے سکھ دکھ اور کامیابی

اور ناکامی میں یکساں رہنے کا ہی اُپدیش دیا ہے۔ سکھ دکھ، نفع نقصان کو اور فتح و شکست کو یکساں سمجھ کر ہمیں جدوجہد کرنی چاہیئے۔ ایسا کرنے سے منش جنم سپھل ہو سکتا ہے۔ اس میں کچھ بھی شک نہیں ہے۔"

مصیبت میں شدھ بدھی سے بہت مدد ملتی ہے۔ اس لئے شدھ بدھی کی پراپتی کے لئے اور مصیبت میں ایشور کا سہارا لینے کے لئے ہر ایک اپنا بھلا چاہنے والے شخص کو

سندھیا بندن اور گایتری کا جپ

اوشیہ کرتے رہنا چاہیئے۔ جو آدمی ہر روز سرب شکتی مان اور سرب انتریامی پرمیشور کو ہر وقت اپنے سنگ دیکھتا اور ہر روز پیار کرتا اور اپاسنا سہت گایتری کا جپ کرتا ہے۔ مصیبت اس کے نزدیک پھٹک بھی نہیں سکتی۔ اگر پراربدھ وش کوئی آزمائش کی گھڑی آ بھی جائے تو وہ ہنومان جی کی طرح دھیرج سے اس کا مقابلہ کرتا ہے۔ جس سے مصیبت کی زحمت بھی ایسے پرش کے لئے رحمت بن جاتی ہے۔

سمجھدار بدھی پرش کس طرح مصیبت سے بچ جاتا ہے اس بارے میں اتہاس میں بہت سے درشٹانت دستیاب ہیں۔ نیچے ہم ایک بہت ہی سادھارن سا درشٹانت دے کر اس مضمون کو ختم کریں گے۔

ایک بار ایک بندر دریا سے پانی پی رہا تھا کہ کسی گھڑیال نے اس کا پاؤں پکڑ لیا تھا۔ بندر نے بہت ہی کوشش کی۔ مگر گھڑیال نے بندر کا پاؤں نہ چھوڑا۔ اتنے میں ایک بندر کنارے پر سے بولا۔ ارے کیا ہوا کیوں رو رہا؟ اس نے جواب دیا بھئی کیا بتاؤں۔ گھڑیال نے ایک لکڑی اپنے منہ میں دبا رکھی ہے اور سمجھتا ہے کہ میں نے بندر کو پکڑ رکھا ہے۔

یہ سنتے ہی گھڑیال نے بندر کا پاؤں چھوڑ دیا۔ بندر کی جان بچ گئی۔ اگر بندر گھبرا جاتا، ہوش و حواس بھول جاتا۔ اور ذہن رسا (عقل سلیم) سے کام نہ لیتا، تو کیا ہوتا؟ مصیبت میں جس کی بدھی قائم رہتی ہے وہ یقیناً بچ جاتا ہے۔

مصیبت ہمیشہ نہیں رہتی

یہ دھیان پرش ہو کر اس بات کا بھی دھیان رکھنا چاہیئے کہ مصیبت ہمیشہ نہیں رہتی۔ اور مصیبت ٹل جانے پر جو سکھ ملتا ہے۔ اس میں ایک خاص آنند ہوتا ہے۔ سکھ دکھ تو زندگی کے پہیئے کی طرح بدلتے رہتے ہیں۔ جس آدمی نے دکھ برداشت نہیں کیا اسے سکھ کی لذت نہیں آتی۔ انسان کو چاہیئے کہ سکھ دکھ سے اوپر ہو کر اپنا فرض منصبی ادا کرتے ہوئے آتم بھاو میں قائم ہو کر زندگی بسر کرے یہی مکتی کا مارگ ہے۔

نام دھام

۱۔ آدی تم نام انام کا۔ سب اُپتم کے سار
تیسیں سمرے ہو جن تریسے بھو ساگر سے پار ۔۱
۲۔ تھوتھی ہیرا نام کی۔ منہ جن پائی پار
کیا جی دھیانی منی۔ دھرتی کرتے نار ۔۲
۳۔ سبے آونتے جو دھولی چیتتے نام
وہ بھی انحد ناد ہے سمرے کون کا دھام ۔۳
۴۔ شانت ہیلاوے سمرے جیا ہے نام اکسیہ پار
گتاس پاتے ہم پا پتنگ ہو دیں ... پایا ۔۴
۵۔ انت کال جو جن جپے جنم ... پائے
شبد گم کا مرم ہے جو سبھی من لائے ۔۵
۶۔ بیتے ... ست نام ہے دیے کو ...
ترنے کی آ ... وہ دین کو ابھیان ۔۶
۷۔ شواس شواس سمل ہوتی چاہیئے جو سمرن ہی ہے
اور شواس یوں ہی گئے کر کر بہت اپائے ۔۷
۸۔ الٹا شواس اور شواس کی پھیرے کی ...
پھر ایسی بات نہیں سے ترم کی ... ۔۸
۹۔ ایسا سمرن کیجئے سہج رہے لو لائے
بن جیبھا بن تالوئے۔ ... لگا ہے ۔۹

ماہنامہ کے خریدار بنا کر ہم پرچار میں ہمارا ہاتھ بٹائیے

مرغوب القلوب

یہ ایک چھوٹی سی کتاب فارسی زبان میں ہے جو کہ شاہِ میدانِ حقیقت حضرت خواجہ شمس الدین تبریزی کے اقوال نثر میں کا مجموعہ ہے۔ اس میں طالبانِ حق کے لئے معرفت کے بارے میں اختصار سے جامع ہدایات بیان فرمائی ہیں جن کو مولانا جلال الدین رومی المعروف بہ مولانا روم نے نظم کا جامہ پہنایا۔ اس میں متلاشیانِ حق کے لئے وہ تمام مدارج نہایت ہی اختصار سے بیان کئے ہیں۔ جن کو روحانیت کے گر کہنا موزوں ہوگا۔ اس فارسی نظم کو ہم نے کئی بار پڑھا ہے اور لطف اٹھایا ہے۔ ماتنڈر کے معرفت کے پریمی سجن بھی اس سے لطف اندوز ہوں اسی خیال سے ہم اسے ماتنڈر میں شائع کر رہے ہیں۔ جس طرح مصنف نے دریا کو کوزے میں بند کیا ہے ویسے ہی ہم بھی اختصار سے کام لیں گے۔ اس میں فارسی کے اشعار مولانا روم کے ہیں۔ ترجمہ اردو دوہوں میں ترجمہ ہمارا ہے۔ "ہیم راج تھنی"

دیباچہ مصنف

(۱) بگویم حمد رب العالمین را
عطا کو کرد بہ من حقِ دین را (۱)

ترجمہ:- میں پروردگارِ دو عالم کی حمد و ثنا (استتی) کرتا ہوں، کہ جس نے مجھے بدھی (عقل و شعور) کی دولت بخشی۔

دوہا

استتت کر جگدیش کی بندوں بارم بار
بدھ سدھی و شواس کے جو ہیں بخشن ہار

پرماتما کی استتی کرکے اب ستگورو کی بندنا کرتے ہیں:-

(۲) درودِ مصطفےٰ بعد از ثنائش
فرستم از دل و جاں با صفائش (۲)

پرماتما کی استتی کے بعد دل و جان تا صفائی سے (سچے ہردے سے) حضرت محمد مصطفےٰ (ستگورو دیو) پر درود بھیجتا ہوں۔ (ستگورو کو نمسکار کرتا ہوں)

۲- دوہا

آگے شری گورو دیو کو کرتا ہوں پرنام
کرتے ہیں پردان جو موکش روپ سکھ دھام

اب سالک (جگیاسو) کو... جو اپدیش کرنا ہے، اس کا ڈھنگ بتلاتے ہیں:-

(۳) مقامے چند از سالک بگویم
در آں گفتن ز حق توفیق جویم (۳)

(۴) سلوک مختصر موزون و جامع
بہ نظم آں را بگویم باش سامع (۴)

ترجمہ:- میں سالک (جگیاسو) کے لئے کچھ مقامات کا بیان کرتا ہوں۔ اور ان کے بیان کرنے کی ایشور سے شکتی مانگتا ہوں۔ (۳) نہایت مختصر موزوں اور جامع طور پر ان کو نظم میں لکھتا ہوں۔ توجہ سے سنئے۔ (۴)

۳ و ۴- دوہا

جگیاسو کے واسطے پرم آوشیک جان
ایشور کرپا سے کہت ہوں کچھ ابھیاس استھان
سنکشپ سے کہت ہوں پورن یوگ سوریت
جگیاسو جن کان دے سن لیں سہت پریت

پہلا ادھیائے

سب سے پہلے شریعت (سداچار) کا اپدیش کرتے ہیں:-

(۱) شریعت را مقدم دار اکنوں
حقیقت از شریعت نیست بیروں (۱)

شریعت (سداچار) یا کرم کانڈ کو مقدم سمجھو کیونکہ حقیقت

شریعت سے باہر نہیں ہے۔ چت کی شدھی کے لیے اس کی بھی اشد ضرورت ہے۔

۱۔ دوہا

چت شدھی کے ہت پرتھم کرم کرو نشکام
مل وکشیپ آورن سب جڑ سے مٹیں تمام

شریعت کے بعد ہی حقیقت کا انکشاف ہوتا ہے

۲ کسے کو در شریعت راسخ آید
حقیقت راہ خود بروے کشاید

ترجمہ۔ جو آدمی شریعت (کرم کانڈ۔ سداچار۔ نشکام کرم) میں پختہ ہوگا، اسی پر حقیقت کا راستہ کھلے گا۔

۲۔ دوہا

کرموں میں جب نشٹھا جگیاسو پا جائے
تب ادھیکاری گیان کے مارگ کا ہو جائے

اب شاہراہ معرفت کی منزلیں بیان فرماتے ہیں:۔

۳ ز راہ تربیت پیراں بشارت
بداده چار منزل با عبارت

ترجمہ۔ سنتوں نے باقاعدہ تعلیم و تربیت کے لیے چار منزلوں کی بشارت دی ہے۔ ارتقائے روحانی شاہراہ کی چار منزلیں ہیں۔

۳۔ دوہا

سنت جنوں نے دیا کر سادھک کے ہت چار
کہی شرینی بھوپ سنو۔ اب ان کا وستار

پہلی منزل ناسوت

(۴) یکے منزل کہ آں ناسوت نام است
دراں اوصاف حیوانی تمام است (۴)

ان میں سے پہلی منزل کا نام ناسوت ہے۔ اس منزل میں انسان کے اندر تمام حیوانی اوصاف ہوتے ہیں

۴۔ دوہا

سدا چار ہی جانیئے پرتھم شرینی نام
تج کو کرم شبھ ہی سدا کرم کرے نشکام

دوسری منزل ملکوت

(۵) ازاں منزل اگر خود بگذرد کس
رسد در دوم منزل با ملک کس (۵)

ترجمہ۔ جب انسان اس منزل کو طے کر لیتا ہے۔ تو وہ دوسری منزل ملکوت (دیو بھاو) میں جا پہنچتا ہے۔ وہ دیوتا بنتا ہے

۵۔ دوہا

جب سادھک ہو جات ہے کرم کانڈ سے پار
دیو شرینی دوسری کی تب لیوے سار

ملکوت کا درجہ پا کر اسے کیا انوبھو ہوتا ہے؟

(۶) دراں منزل چو او معروف گردد
ملائک آسماں مکشوف گردد (۶)

جب سادھک اس ملکوت (دیو بھاو) کی منزل میں پختہ ہو جاتا ہے۔ تو اسے فرشتے (ایشور کے دوت) دکھائی دینے لگ جاتے ہیں۔ ایشور سے اس کا سمبندھ جڑ جاتا ہے۔

۶۔ دوہا

دیو شرینی میں پرش جب پختہ ہو جائے
دیو مشکتی تب پائے کے سدھ پرش کہلائے

تیسری منزل جبروت

(۷) جو بگیرد قدم او راز ملکوت
رسد در سیوم منزل او بجبروت

ترجمہ۔ جب انسان ملکوت کی منزل کو پار کر لیتا ہے تو وہ تیسری منزل جبروت میں پہنچ جاتا ہے۔

۷۔ دوہا

دیو شرینی کو کرے۔ جب جگیاسو پار
آتم شرینی تیسری کے پہنچے :: دوار

اب جبروت یا آتم شرینی کی مہما بیان کرتے ہیں۔

۸ مقام روح بر من حیرت آمد
نشاں از وے بگفتن غیرت آمد

ترجمہ۔ مقام روح (جبروت یا آتم شرینی یا منزل

خود شناسی) میں مجھے تعجب ہے۔ اس کا نشان بتلانے میں مجھے غیرت آتی۔ آتما کا نشان کیسے بتلایا جاوے ؛

دوہا ۸

اس شریعتی میں پہنچ کے جگیاسو نشکام
اپنے آتم روپ میں پاتا ہے بسرام
اس کے ورنن میں ہوا مجھے بہت لیساو
جو اس میں پہنچے وہی جگیاسو لیے سواد

اس منزل کا مہاتم بیان کرتے ہیں ؛

(۹) درآں منزل بود کشف و کرامات
ولے باید گذشتن زاں مقامات (۹)

اس عالم جبروت میں کئی طرح کے معجزے اور چمتکار ظاہر ہوتے ہیں۔ مگر ان سدھیوں کی پرواہ نہ کر کے سادھک کو آگے بڑھنا چاہیئے۔

دوہا ۹

آتم شریعتی میں پرش آنی سمرتھ ہو جائے
مایا بن داسی سدا اس کی سیو کمائے
ان سدھیوں کے جال میں سادھک پھنس نہ پائے
تیاگ انہیں آگے بڑھے واں پر ٹھیر نہ پائے

اگلے شعر میں سدھیوں میں نہ پھنسنے کی پھر تاکید کرتے ہیں ؛

(۱۰) اگر دنیا و عقبیٰ پیش آید
نظر کردن دراں ہرگز نشاید (۱۰)

اگر اس دنیا اور سورگ کی سب نعمتیں بھی اُسے مل جاویں تو بھی اُسے ان کی طرف متوجہ نہیں ہونا چاہیئے۔

دوہا ۱۰

سمپد تینوں لوک کی۔ یدی اُسے مل جائے
تو بھی جگیاسو اُدہر۔ درشٹی نہیں اُٹھائے
آتم سمرن میں سدا کرکے نسدن پریت
آگے ہی بڑھتا رہے اہم بچاؤ کو جیت

ان سب مقامات میں ذکر (سمرن) آگے بڑھنے کا سادھن ہے۔ اس لئے سمرن (یادِ الٰہی) کو کبھی نہ بھولے

(۱۱) بنورِ ذکر باید در گذشتن
بہ آب توبہ باید دل بشستن (۱۱)

ترجمہ۔ مندرجہ بالا مقامات سے سمرن (ایشور کی یاد) کی روشنی میں آگے بڑھتے جانا چاہیئے۔ اور توبہ (پشچاتاپ و عجز) کے پانی سے دل کو دھوتے رہنا چاہیئے۔

دوہا ۱۱

سمرن کے پرکاش میں آگے بڑھتا جائے
جل سے پشچاتاپ کے دل کو دھوتا جائے

سادھک کو چاہیئے۔ کہ ان تنگ و تاریک مقامات کے مارگ کو ذکر (یادِ الٰہی یا سمرن) کی روشنی میں طے کرے۔ کیونکہ سمرن کی مدد سے ہی کامیابی ہو سکتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اسے توبہ (پشچاتاپ اور انکساری) کے پانی سے دل کو ہمیشہ دھوتے رہنا چاہیئے۔ تاکہ اس پر غفلت اور اہنکار کی میل نہ چڑھنے پائے۔ پس سمرن اور پشچاتاپ (توبہ) یہ دونوں ہی معرفت کے مارگ میں سادھک کے سب سے بڑے سہایک ہیں۔ ان کے بغیر سادھک ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھ سکتا۔ سمرن کی مہما تو یہاں تک ہے۔ کہ

(۱۲) اگر کس ذکر گوید صبح تا شام
رسد کارش بفضل حق باتمام (۱۲)

ترجمہ۔ اگر کوئی صبح سے شام تک ذکر (یادِ الٰہی) میں محو رہے۔ درحقیقت صبح سے شام تک ایشور کا سمرن کرے۔ پربھو کے نام کا جپ کرے۔ تو ایشور کی کرپا سے اس کے سب کام پورے ہو جاتے ہیں۔ (یہ آزمودہ نسخہ ہے)

دوہا ۱۲

پراتہ سے سائنگ تلک سمرے نام حضور
پورن ہو سب کامنا۔ سکل دکھ ہوں دور
پراتہ سے سائنگ تلک جو سمرے ست نام
ہری کرپا سے ہوں سبھی اس کے پورن کام

اب آگے چوتھی منزل لاہوت کا بیان کرتے ہیں ؛

(۱۳) چو گردد جان و دل از غیر حق پاک
رسد در عالم لاہوت بے باک

ترجمہ۔ جب سادھک کے دل از روح خدا کے سوا باقی

سب غیریت سے پاک ہو جاتے ہیں۔ اور تعصبات جب اس کے دل میں خدا (برہما) کے سوا اور کچھ نہیں رہتا۔ تب وہ تربھے عالم۔ لاہوت (سرب برہما) کے درجہ کو پا جاتا ہے۔

۱۳۔ دوہا

برہم بنا کچھ بھی نہیں جب درشٹی میں آئے
سرب آتم کے بھاؤ کو تب سادھک پا جائے
سب میں برہم اور برہم میں تب سب کو لکھ پائے
حد بے حد کو پار کر انحد ماہیں سمائے

اس چوتھی منزل عالم لاہوت میں سرب برہم (ہمہ اوست) کے سوائے سادھک کو اور کچھ محسوس نہیں ہوتا۔ سب طرف حق (برہم) کا جلوہ ہی وہ دیکھتا ہے۔

۱۴ دراں منزل چہارم جستجوئے
نباشد با خدا چیز گفتگوئے ۱۴

ترجمہ۔ اس چوتھی منزل (عالم لاہوت یا سرب برہم) میں پرماتما میں مل کر سادھک ایک ہو جاتا ہے۔ اس میں غیریت یعنی دوئیت کا بھاؤ نہیں رہتا۔ برہم کے سوا اُسے کسی دوسری وستو کی طلب نہیں رہتی۔

۱۴۔ دوہا

چوتھی درشٹی میں سبھی دوئیت بھاؤ مٹ جائے
برہم بنا کچھ بھی نہیں درشٹی ماہیں سمائے

یہ چوتھی ناقابل بیان منزل ہے۔

۱۵ مقام قرب منزل بے نشان است
جزیں کون و مکاں دیگر جہان است ۱۵

ترجمہ۔ مقام قرب (عالم لاہوت یا سرب برہم) کی منزل بے نشان ہے۔ اس کا کوئی نشان نہیں بتلایا جا سکتا۔ اس نام روپ والی دنیا سے پرے وہ کوئی دوسری ہی دنیا ہے۔

۱۵۔ دوہا

سرب آتم کے بھاؤ کی منزل ہے بے ٹھور
اس سرشٹی سے بھن وہ سرشٹی ہے کوئی اور
جیو برہم کے میل کا کیا کوئی کرے بیان؟
بوند ملی جب سندھ میں کون کرے پہچان؟

اسی لاہوت (سرب برہم) کی پراپتی منش جیون کا مقصود ہے۔ اسے حاصل کر کے سادھک ساری سرشٹی کا مالک ہو جاتا ہے۔ اور ابدی زندگی پراپت کرتا ہے۔

۱۶ بشوق حق رسد آں جا چو سالک
شود پر ہر یکے اشیاء مالک ۱۶

ترجمہ۔ جب سادھک منزل لاہوت میں پہنچ جاتا ہے یعنی سادھک کا آتما جب پرماتما کے ساتھ مل کر ایک ہو جاتا ہے۔ تب وہ ساری موجودات کا مالک بن جاتا ہے۔ یہی ہی آخری منزل پا لیتی ہے۔ جسے پراپت کر کے جیو دھنیہ ہو جاتا ہے۔

۱۶۔ دوہا

جب سادھک کا آتما۔ نام اور روپ گنوائے
اہم بھاؤ کو تیاگ کے پر برہم ماہیں سمائے
تینوں لوکوں کا تبھی وہ مالک بن جائے
آپ ہی اور پر برہم میں بھید نہیں رہ جائے

اس طرح پہلی فصل (ادھیائے) میں شاہراہ معرفت کی چار منزلیں بیان کر دیں۔ ناسوت۔ ملکوت۔ جبروت اور لاہوت۔ انہیں کے نام شریعت۔ طریقت۔ حقیقت اور معرفت بھی ہیں۔ انہیں کو کرم۔ اُپاسنا۔ بھگتی اور گیان کا نام دیا گیا ہے۔ ان چاروں کی پراپتی کے لوازمات آگے بیان کریں گے۔ چونکہ ان منزلوں کے طے کرنے میں سب سے بڑی رکاوٹ (اہنکار یا خودی) کی ہے۔ اور اس کے دفعیہ کے لئے توبہ یا انکساری کی سب سے زیادہ ضرورت ہے اس لئے دوسرے ادھیائے میں اسی کا بیان کرتے ہیں۔

دوسرا ادھیائے۔ توبہ

اپنی کمزوریوں اور فروگذاشتوں کا احساس اور ان کے دفعیہ کے لئے ایشور سے پرارتھنا کرنے۔ انکساری اور عجز کے اختیار کرنے اور اپنے گناہوں کا اقبال کر کے پرائشچت کرنے اور ایشور کے سامنے انہیں پھر نہ کرنے کے اقرار کا نام توبہ ہے۔ شاہراہ معرفت پر چلنے والے سادھکوں کے لئے توبہ بلاشبہ نہایت ضروری ہے اس لئے پہلے اسی کا بیان کرتے ہیں۔

(۱) ہر دم اشکہا چوں در مکنوں
گشتم توبہ ز سر آغاز اکنوں (۱)

ترجمہ۔ اب میں موتیوں جیسے آنسو بہاتا ہوں اور ازسرِ نو توبہ کرتا ہوں۔ (۱)

۱۔ دوہا

آنسو موتی بھینٹ کر ہری چرنوں میں آج
کر تا پشچا تاپ میں چت شدھی کے کاج

توبہ یا پشچا تاپ نہایت ضروری ہے۔

۲ ہر دم توبہ باید کرد عبادت
گشتن توبہ باید پس عبادت ۲
۳ کے بے توبہ عبادت چوں سراب است
رود تشنہ چو بیند کہ نہ آب است ۳

ترجمہ۔ ہر لمحہ توبہ کو اپنا شیوہ بنانا چاہیئے۔ عبادت یا ذکرِ الٰہی کے بعد توبہ ضرور کر لینی چاہیئے۔ (۲) کیونکہ توبہ کے بغیر عبادت ایسی ہے جیسے سراب۔ جب پیاسا آدمی سراب کو پانی سمجھ کر اس کے پاس جاتا ہے، تو چونکہ اس میں پانی نہیں ہوتا۔ اس لئے پیاسا ہی لوٹتا ہے۔ (۲ و ۳)

۲ و ۳۔ دوہا

سادھک جب شری ہری کی بھگتی میں من لائے
پہلے پشچا تاپ کر پھر اپرادھ کرائے
پشچا تاپ بنا ہری کی بھگتی کو یوں جان
مرگ ترشنا میں جیوں کرے پیاسا جل کا پان

بھگتی کرنے کے بعد اگر سادھک توبہ اور تعات اپنی انکساری کا اظہار نہ کرے اور آئندہ گناہوں سے بچنے کے لئے توبہ نہ کرے تو اس کی بھگتی اُسے اہنکاری بنا دیگی اور بھگتی کا اسے کچھ بھی لابھ نہ ہوگا۔ اس لئے ہر

۴ ہر یک فرض آمد توبہ کردن
ہر دم توبہ کن تا وقتِ مُردن ۴

ترجمہ۔ توبہ کرنا ہر شخص کا فرضِ اولین ہے مرتے دم تک ہمیشہ توبہ کرتے رہنا چاہیئے۔ (۴)

۴۔ دوہا

جب تک دم میں دم رہے سادھک جن پروین
پشچا تاپ کرے سدا ہو کر کے آدھین۔ ۴

مطلب یہ کہ مرتے دم تک پشچا تاپ کرکے اہنکار کا تیاگ کرتا رہے۔ اسی میں بھلائی ہے، توبہ سب کے لئے مفید ہے۔

۵ بکافر فرض آمد تا ز کفراں
بدل آید ازاں در سوئے ایماں ۵
۶ بعاصی فرض آمد تا ز عصیاں
کند توبہ ہمیشہ چوں مطیعاں ۶

ترجمہ۔ کافر پر توبہ اس لئے فرض ہے تاکہ وہ کفر سے نجات پاکر دھرم کی طرف راغب ہو جائے۔ (۵) گنہگار پر توبہ اس لئے فرض ہے، تاکہ وہ بندوں کی طرح ... ہمیشہ اپنے گناہوں سے توبہ کرتا رہے۔

۵ و ۶۔ دوہا

اپنی بھولوں پہ سدا کرے پشچا تاپ
ہری چرنوں میں جو پڑے سو ہووے نشپاپ
پاپی پشچا تاپ کر جو بخشا دے بھول
ہری کو پاسے ناش ہوں اُس کے پاپ سمول

کافر کہتے ہیں جان بوجھ کر پاپ کرنے والے کو۔ ایسا اگر پاپ کرے تو وہ پرماتما کا بھگت بن جاتا ہے۔ پرماتما کو بھی جو آدمی پاپ کرتا ہے، وہ گنہگار ہے۔ ایسا آدمی اگر اختیار کرکے توبہ کرتا ہے، تو بخشا جاتا ہے۔ (۵ و ۶)

۷ بخاصاں توبہ کردن از مقامات
بہر دم فرض باشد از کرامات

ترجمہ۔ پرماتما کے پیاروں (اولیا اور مقبولوں) کو بالا مقامات ہیں اور کرامات کے دکھانے ہیں توبہ کرنی چاہیئے۔ مطلب یہ کہ جوں جوں وہ معرفت کے منازل طے کرتے جائیں توں توں انکساری کو اختیار کریں اور ان میں کرامات آ گئیں تو اُن کے ظاہر کرنے میں بھی توبہ سے کام لیں۔ ایشور سے ہر وقت انکساری اور عجز کے ساتھ پرارتھنا کرتے رہیں کہ وہ انہیں کبر و نخوت (اہنکار) کے جھوٹ سے بچائیں۔

۶۔ دوہا

بھگت گیانی بھی یدی ہری چرنوں کے ماہیں
پشچاتاپ کرتا رہے نج پد چھٹے ناہیں

پرماتما کا پیارا بھگت اور گیانی بھی اگر پرارتھنا کرتا رہے تو وہ نج پد (سروپ آتم بھاو) کو نہیں چھوڑے گا۔ اس طرح توبہ یا پرارتھنا پاپی، دھرماتما، گیانی اور بھگت سب کے لئے ضروری ہے۔ اس کے بنا زندگی بیکار ہے۔ آخری شعر میں لب لباب بیان فرماتے ہیں۔

(۸) **زِ دونِ حق بباید توبہ کردن**
بحق باید دریں راہ جاں سپردن

ترجمہ۔ اس شاہراہِ معرفت کی خصوصیت یہی ہے کہ پرماتما کے سوائے دنیا کی سب چیزوں سے توبہ کی جائے اور اپنی جان (دل و دماغ اور ہستی) کو پرماتما کے سپرد کر دینا چاہیئے ارتھات شاہراہِ معرفت میں دنیا کی سب چیزوں سے رشتہ توڑ کر صرف ایشور سے سمبندھ جوڑ لینا چاہیئے۔ یہی توبہ اور توبہ کا ماحصل ہے۔ (۸)

۸۔ دوہا

آپا پربھو کو سونپ کے جگ سے رہے اُداس
اہم بھاو کا ناس کر ہری میں کرے نواس

بس یہ فقیروں، اولیاؤں اور سنتوں کا سانکا ولی یعنی جگیاسوؤں کے لئے جامع ایڈیشن ہے۔ اسی میں سب آ جاتا ہے۔ اس طرح دوسرے ادھیائے میں توبہ کا بیان کیا گیا۔

(باقی آئندہ)

وویکانند بچنامرت

(۱) تم پربھو کی سنتان، امر آنند کے حصے دار، پوتر اور پورن ہو۔ اے پرتھوی نواسی ایشور سوروپ بھائیو! تم بھلا پاپی؟ انسان کو پاپی کہنا ہی پاپ ہے۔ یہ بات منش سوبھاو پر ایک لعنت ہے۔ اے شیرو! آؤ اور اپنے تئیں بھیڑ بکری ہونے کا بھرم دور کر دو۔ تم امر آتما، شدھ، نیہ مکت سوبھاو، شاشوت (اجر امر) اور منگل سے اکلیان سوروپ ہو۔ تم جڑ نہیں ہو۔ تم شریر نہیں ہو۔ جڑ تمہارا غلام ہے۔ تم اس کے غلام نہیں ہو۔

(۲) جو اپنے آپ میں وشواس نہیں کرتا۔ وہ ناستک ہے۔ پراچین دھرموں نے کہا ہے کہ ناستک وہ ہے جو ایشور میں وشواس نہیں کرتا۔ نیا دھرم کہتا ہے۔ ناستک وہ ہے جو اپنے آپ میں وشواس نہیں کرتا۔

(۳) وشواس، وشواس، اپنے آپ میں وشواس، ایشور میں وشواس۔ یہی مہانتا (بڑائی) کا راز ہے۔ اگر تم پرانوں کے تینتیس کروڑ دیوتاؤں اور بدیشیوں کے ذریعے مبتلائے ہوئے سب دیوتاؤں میں بھی وشواس رکھتے ہو۔ لیکن اگر اپنے آپ میں وشواس نہیں رکھتے۔ تو تمہاری مکتی نہیں ہو سکتی۔ اپنے آپ میں وشواس کرو۔ اس پر ڈٹے رہو اور شکتی شالی بنو۔ جو اپنے آپ پر وشواس کرتا ہے۔ وہی شکتی شالی ہے۔

(۴) کامیابی حاصل کرنے کے لئے لگاتار مسلسل کوشش اور زبردست خواہش رکھو۔ بلند ہمت آتما کہتی ہے۔ میں سمندر پی جاؤں گا۔ میری خواہش سے پہاڑ ٹکڑے ہو جاویں گے۔ اسی طرح کا بل اور قوتِ ارادی رکھو۔ سخت محنت کرو۔ تم اپنے مقصد کو یقینی طور سے پا جاؤ گے۔

(۵) یہ ایک بڑی سچائی ہے: شکتی ہی زندگی اور کمزوری ہی موت ہے۔ شکتی پرم سکھ، جیون اجر امر ہے۔ کمزوری کبھی نہ مٹنے والا بوجھ اور دکھ روپ ہے۔ کمزوری ہی موت ہے۔

(۶) دنیا کو بس کچھ تھوڑے سے بلند ہمت استری پرشوں کی ضرورت ہے۔ اس بلند ہمتی کا ابھیاس کرو۔ جس میں ستیہ کو جاننے کی ہمت ہے۔ جس میں جیون کے ستیہ کو بتلانے کی ہمت ہے

جو موت سے نہیں کانپتا۔ موت کا سواگت کرتا ہے۔ اور سمجھتا ہے۔ کہ وہ امر آتما ہے۔ سارے سنسار میں کوئی اس کا ناش نہیں کر سکتا۔ تب تم سوتنتر ہو جاؤ گے۔

(۷) کرم کرنا بہت اچھا ہے۔ مگر وہ وچاروں سے آتا ہے۔ ..... اس لئے اپنے دماغ کو اونچے وچاروں اور بلند ترین آدرشوں سے بھر لو۔ انہیں رات دن اپنے سامنے رکھو۔ انہیں میں سے عظیم اور مہان کام کا جنم ہو گا۔

(۸) سنسار کے مظالم اور پاپوں کی بات مت کرو۔ اسی بات پر افسوس کرو کہ تم اب بھی یہ مظالم دیکھنے کو مجبور ہو۔ اسی کا تم کو دکھ ہونا چاہئے۔ کہ تم سب طرف پاپ دیکھنے کے لئے مجبور رہو۔ اگر تم سنسار کی مدد کرنا ضروری سمجھتے ہو تو اس کی نندا مت کرو۔ اسے اور زیادہ کمزور مت بناؤ۔ پاپ دکھ وغیرہ سب کچھ کیا ہے؟ کچھ بھی نہیں وہ کمزوری کا نتیجہ ہیں۔ اس طرح کے اپدیشوں سے سنسار دن بدن زیادہ کمزور بنایا جا سکتا ہے۔

(۹) ناکامی کی چنتا مت کرو۔ وہ بالکل قدرتی ہے۔ یہ ناکامیاں زندگی کی شان ہیں۔ ان کے بغیر زندگی کیا ہوتی؟ اگر اس میں جدوجہد نہ ہوتی۔ تو اس کا ہونا ہی بیکار ہوتا۔ کشمکش اور کمیوں کی پرواہ مت کرو۔ میں نے کبھی گائے کو جھوٹ بولتے نہیں سنا۔ مگر وہ صرف گائے ہے۔ انسان کبھی نہیں۔ اس لئے ان ناکامیوں کا خیال مت کرو۔ یہ چھوٹی چھوٹی گراوٹیں ہیں۔ معراج کو سامنے رکھ کر ہزار بار آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ اگر تم ہزار بار بھی ناکام ہوتے ہو۔ تو ایک بار پھر کوشش کرو۔

(۱۰) سنسار کی سب شکتیاں ہماری ہیں۔ ہم نے اپنے ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھ لئے ہیں۔ اور چلاتے ہیں کہ سب طرف اندھیرا ہے۔ جان لو کہ ہمارے چاروں اطراف اندھیرا نہیں ہے۔ اپنے ہاتھ الگ کرو۔ تمہیں روشنی نظر آنے لگیگی۔ جو پہلے بھی تھی۔ اندھیرا کبھی نہیں تھا۔ کمزوری کبھی نہیں تھی۔ ہم بیوقوف ہیں۔ جو چلاتے ہیں کہ ہم کمزور ہیں۔ اپوتر ہیں۔

(۱۱) کمزوری کا علاج کمزوری کی چنتا کرنا نہیں۔ بلکہ شکتی کا وچار کرنا ہے۔ انسانوں کو شکتی کی تعلیم دو۔ جو پہلے ہی ان میں موجود ہے۔

(۱۲) اپنے آپ میں وشواس رکھنے کا معراج (آدرش) ہی ہمارا سب سے بڑا مددگار ہے۔ اگر اپنے آپ میں وشواس کرنا ہمیں سکھایا جاتا۔ اور اس کا ابھیاس کرایا جاتا۔ تو مجھے یقین ہے۔ کہ ہم نے برائیوں اور دکھوں کے بہت بڑے حصے کو آج تک مٹا دیا ہوتا۔

(۱۳) اگر منش جاتی کے آج تک کے اتہاس میں مہاپرشوں کی زندگی میں سب سے بڑی محرک شکتی ہے۔ تو وہ آتم وشواس ہی ہے۔ یہ دھیان رکھو۔ کہ جو مہان بننے کی خواہش کرتے ہیں وہی مہان بنتے ہیں۔

(۱۴) انسان کو وہ جتنا نیچے جاتا ہے۔ جانے دو۔ ایک وقت ایسا ضرور آویگا۔ جب وہ اوپر اٹھنے کا سہارا پائیگا۔ اور اپنے آپ میں وشواس کرنا سیکھے گا۔ مگر ہمارے لئے یہی اچھا ہے۔ کہ ہم اسے پہلے سے ہی جان لیں۔ اپنے آپ میں وشواس کرنا سیکھنے کے لئے ہم اس طرح کے تلخ تجربات کیوں کریں؟

(۱۵) ہم دیکھ سکتے ہیں کہ ایک اور دوسرے آدمی کے درمیان انتر ہونے کا باعث اس کا اپنے آپ میں وشواس ہونا اور نہ ہونا ہی ہے۔ اپنے آپ میں وشواس ہونے سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔ میں نے اپنی زندگی میں اس کا انوبھو کیا ہے۔ اب بھی کر رہا ہوں۔ اور جیسے جیسے میں بڑا ہوتا جا رہا ہوں۔ میرا وشواس اور بھی پختہ ہوتا جا رہا ہے۔

(۱۶) کیا تم جانتے ہو۔ تمہارے اندر ابھی کتنا تیج اور کتنی شکتیاں بھری پڑی ہیں؟ کیا کوئی سائنسدان بھی انہیں جان سکتا ہے؟ انسان کو پیدا ہوئے لاکھوں برس ہو گئے۔ مگر ابھی اس کی اننت شکتی کا ایک بہت ہی ناچیز حصہ ہی ظاہر ہو پایا ہے۔ اس لئے تمہیں یہ نہ کہنا چاہیئے۔ کہ تم شکتی ہین (کمزور) ہو۔ تم کیا جانو۔ کہ اس اوپر دکھائی دینے والی گراوٹ کے پرے میں کتنے امکانات (شکتی کے خزانے) مخفی ہیں۔ جو شکتی تم میں ہے۔ اس کے بہت ہی تھوڑے حصے کو تم جانتے ہو۔ تمہارے پیچھے اننت شکتی اور اننت شانتی کا سمندر موجود ہے۔ اسے کھوجو اور اسے کام میں لاؤ۔

ابھیمان کا تیاگ

سُورٹھہ: چھاڑ بُرا ابھیمان (ٹیک)

اُدسر بیت چلیو ہے تیرو۔ تُو دو دن کو مہمان۔ (۱)

بھوپ انیک بھئے پرتھوی پر، رُوپ تیج بل کھان
کون بچیو یا کال بیال سے، مٹ گیو نام نشان۔ (۲)

دَھول دھام دھن گیج دھن نیلہ ناری چند سمان
انت سمے سب ہی کو تج کے، جائے بسے شمشان۔ (۳)

تج ست سنگ بھرمت وشیوں میں جا وِدھ مرکٹ سوان
رکھت بھیر بیٹھ نہ سمرن کینو، جا سوں ہوت کلیان۔ (۴)

رے من مورکھ انت من بھٹکے، تیرو کہیو اب مان
نادا نیں برج راج کنور سے۔ دیگ کرو پہچان (۵)

ست پُرش کی امرت بانی

(ست لوک واسی مہاتما منگت رام جی کا امر اُپدیش)

مان تیاگی جگ کو جیتے۔ مایا تیاگی دیسائے
کام تیاگی پربھو رسنا ہووے۔ چت سہج سادھ کچھانی
کرودھ تیاگی پریم کو پرتے سیتے ساتھ بنائی
پانچ دِکار جہاں دکھدائی۔ جلے سکل سنسارا
جیتے دُکھ جو ہی جن تیاگے۔ سو اپنا سکھ ڈسیا نا
ست گور سکھ میں نشچہ راکھے سب من کے بھرم تو ڑے
پانچ دکار کا مُول و ناسے۔ جیا آتم تیرتھ نہائی

موہ تیاگی پائے پیراگا تت رُوپ کرے پرویسا
دیہہ تیاگی پائے چھتر بھکتی کا ست نام کی گُوجھ کہانی
پرکاش ہرے دان رینا ست مارگ دھرم لکھائی
پرمارتھ پرتیت من نہیں جیہ پاوے نستارا
مارگ اُونتی میں سو لاگا۔ جگ جیون ساد بچھانا
جھوٹ دیہی کی ممتا تیاگے۔ ت سرجن ہار چتارے
دُرمت تیاگ سُکھ سہج سمائے۔ پرم گتی سو پائی

نت ہی جیون کرو سو تنتر۔ ست تت رُوپ پچھانو
منگت بھئے انتر ہوئے پرگاسا۔ پد پرس شانت نرِدانو

یہ شبد شری مہاراج جی نے غالباً ۱۹۴۵ء میں اپنے سیوک شیشیہ چینیہ ڈاکٹر بھگت رام جی کھنہ کو پریم پوروک خاص اپدیش کے طور پر لکھ کر بھیجا تھا اور اس کو پڑھ کر سنگت میں سنانے کی آگیا ہوئی تھی۔ ڈاکٹر بھگت رام جی کے گھر پر سنکرانت کے ست سنگ میں سب سے پہلے یہ شبد پڑھا گیا اور اس پر وچار ہوا۔ تب سے ہی یہ شبد ہمیں بے حد پیارا لگتا ہے۔ جب تک لاہور میں ماڈل ٹاؤن بھون میں اور دہلی میں دفتر ماڈل ٹاؤن میں ست سنگ ہوتا رہا۔ تب تک ہر ست سنگ میں یہ امولیہ شبد اور سمرن دیپک کا وچار پاٹھ اوشیہ ہوتا تھا۔ اور اس کا لابھ کئی ست سنگی بھگت جن پرتیکش بتاتے تھے۔

ہم اپنے پرم کلیان کے مارگ پر چلنے والے بھگتوں سے پریم پوروک نیودن کرتے ہیں کہ وہ اس شبد کو ازبر کر لیں اور روزانہ کچھ وقت اس پر وچار کیا کریں۔ بہت سی کتابیں پڑھنے کی نسبت اس ایک شبد پر وچار کرنے سے انہیں بہت آتمک لابھ ہوگا۔ (ایڈیٹر)

مگن ۔۔۔ جی

پہلے

مگن جی ذات کے بنیا اور کھوپنی تھے۔ سنسار سے ویراگیہ ہو جانے کے باعث کاشی میں بھگتی کرنے آئے تھے۔ مگر ایک ویشیا پر فریفتہ ہو گئے۔ بھگتی کو چھوڑ کر ویشیا کی اپاسنا کرنے لگے اور تن من دھن سب ویشیا کے بھینٹ کر دیا۔ مگر ویشیا پھر بھی اُن کی نہ بنی۔ مگن جی اسی کے عشق میں جل جل کر کباب بننے لگے۔ جب یہ دکھ ناقابل برداشت ہو گیا تب وہ ایک دن دو ٹوک فیصلہ کرنے کے لئے ویشیا کے پاس گئے۔ راستے میں ایک سادھو نے اُن کو گیتا کی طرح سے گیتا وانی دی۔ جب سے مگن جی کا من کسی قدر ویراگیہ کی طرف مائل ہوا۔ ویشیا کے پاس جا کر اس نے اپنی پریم کتھا بیان کی۔ مگر ویشیا اُن کی طرف مائل نہیں ہوئی اور اسے بھگوت بھگتی کی ہی صلاح دی۔ تب مگن جی ویشیا سے وداع ہو کر بھگوت بھگتی کرنے کے لئے ویشیا کے مکان سے باہر نکلے۔ اب آگے پڑھئے:۔

۱۔ مگن جی اور سادھو

مگن جی کی زندگی میں موتی بائی کی آخری باتوں نے بھاری تبدیلی پیدا کر دی۔ وہ موتی بائی کے مکان سے نکل کر یہ سوچتے ہوئے جا رہے تھے۔ کہ موتی بائی! تو نے بات تو سچی کہی ہے۔ جس قدر تیاگ، پریم اور بلیدان میں نے تیرے لئے کیا۔ اتنا اگر ایشور کے لئے کرتا۔ تو بلاشبہ اس سنسار ساگر سے پار اتر جاتا۔ کہا بھی ہے ؎

جتنا پریم سنسار سے، اتنا ہر سے ہوئے
چلا جائے دربار میں، پلہ نہ پکڑے کوئے

اس لئے اب میں ایشور سے ہی پریم کروں گا۔ ہائے بڑا افسوس ہے۔ کہ بہت دیر کے بعد مجھے ہوش آیا۔ مگر کیا پرواہ ہے، صبح کا بھولا شام کو گھر چلا آئے تو اسے بھولا نہیں کہتے۔

چلتے چلتے مگن جی اس جگہ پر پہنچے جہاں پرانے سادھو بابا بیٹھے تھے۔ وہ اب بھی وہیں بیٹھے پریم سے بھجن گا رہے تھے۔ گویا اب بھی وہ مگن جی کو گیتا وانی دے رہے ہوں۔ مگن جی کا من بھی اب بہت بدل چکا تھا۔ ان کے من کو ٹھیس لگ چکی تھی۔ ان کو اب کچھ جلدی بھی نہ تھی اس لئے وہ کھڑے ہو کر پریم سے سادھو کے بھجن سننے لگے۔ بھجن میں اب اُن کو زیادہ رس آنے لگا۔ کیونکہ سنسار سے اب ان کو اداسی ہو چکی تھی۔ بھجن بھی ویراگیہ کا ہی تھا۔

بھجن

رام سمر رام سمر۔ یہی تیرو کاج ہے
مایا کو سنگ تیاگ۔ ہری جُو کی شرن لاگ
جگت سُکھ مان متھیا۔ جھوٹو سب سماج ہے
سپنے جیوں دھن پہچان کا ہے پہ کرت مان
بارُو کی سی بھیت جیسے۔ وسُودھا کو راج ہے
نانک جن کہت بات۔ بنس جیہے تیرو گات
چھن چھن کر گیو کال۔ تیسے جات آج ہے
رام سمر رام سمر.....

یہ شبد کچھ ایسی لَے اور محویت کی حالت میں گایا گیا تھا کہ مگن جی کے تپادہ من پر اس کا خاص اثر پڑا۔ اپنی پہلی حالت کا وچار کر کے ان کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے۔ یہ آنسو ویراگیہ، پریم اور پشچاتاپ کے تھے۔ وہ من ہی من اپنے آپ کو دھکار رہے تھے۔ کہ ہائے! عمر کا بیش قیمت حصہ تو نے سنسار کے جھوٹے موہ میں ہی گزار دیا۔ بھگوان کا بھجن کر کے اپنا منش جنم سپھل نہ کر سکا۔ مگر ؎

اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

سادھو نے بھجن کو ختم کر کے ویراگیہ رس میں ڈوبے ہوئے مدھر سُر

سے گانے شروع کئے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ گویا وہ مگن جی کے لئے ہی گائے گئے ہوں۔

دوہے

جاگو رے جن جاگنا۔ اب جاگن کی بار
پھیر کی جاگو نانکا۔ جب سوؤ پاؤں پسار۔ (۱)
ہر دے جن کے ہر بسے سو جن کہئے شور
کبھی نہ جلئے نانکا۔ پور رہیو بھر پور (۲)
من کی دید دھانہ مٹے مکتی کہاں تے ہوئے
کوڑی بدلے نانکا جنم چلیا تر کھوئے۔ (۳)
گن گوبند گایو نہیں۔ جنم اکارتھ کین
کہو نانک ہری بھج منا۔ جیسے جل کو مین۔ (۴)
بیت گئی تھوڑی رہی اب تو چیت گنوار!
کال چڑیا چگ رہی نس دن کھیت تمہار۔ (۵)

ان دوہوں نے مگن جی کو تڑپا دیا۔ زمین تیار تھی، بیج پڑتے ہی انکر نکلنے لگے۔ انہوں نے من میں کہا:۔

ہاں اب ہی جاگنے کا وقت ہے۔ غفلت میں بہت عمر گئی، بہت خرمستیاں کر لیں، مگر کیا ہرج ہے، گئی سو گئی، اب راکھ رہی کو۔ بیتی تاہی بسار دے آگے کی سدھ لے۔ اب گھر جانے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ گھر بار سب عیث ہے۔ اچھی طرح ٹھوک بجا کر دیکھ لیا دنیا میں کوئی کسی کا نہیں ہے۔ جیو اکیلا ہی آتا ہے اور اکیلا ہی چلا جاتا ہے اپنے کئے کرموں کا پھل بھی وہ اکیلا ہی بھوگتا ہے اس کے سوا دنیا میں جس کو دیکھا اپنی غرض کا پایا۔ اس لئے اب گھر نہ جا کر ایشور کی شرن میں ہی جانا چاہیئے۔"

مگن جی کے سدھار کا وقت آ چکا تھا۔ اور وہ سادھو بابا بھی گویا اسے جگانے کے لئے سادھو بن رہے تھے انہوں نے ان کے ویراگیہ کو بڑھانے کے لئے مندرجہ ذیل پنجابی گیت گایا:۔

گیت پنجابی

جاگ من سُتیا۔ تیل وچوں مُکیا۔ جے توں یا دوں

آ گیا۔ پھیر پچھوتاوناں (۱)
چور بیٹھا لُکیا۔ جدوں آ کے ڈھکیا۔ مال تیرا لُٹیا
پھیر نہیں آوناں (۲)
جڑوں تینوں پٹیا۔ باہر آ کے سُٹیا۔ لشکر تیرا گیا
کدوں اُتراوناں (۳)
روپ دھاگا ٹُٹیا۔ دانہ پانی مُکیا۔ بول کے ہٹیا۔
ہو یا پچھوتاوناں (۴)

آدھی رات کا وقت تھا۔ مگن جی کے دل میں سادھو کے ان شبدوں کا بھاؤ پیدا ہوا۔ وہ دوڑ کر آئے اور جھک کر سادھو کے چرن پکڑ لئے مگر سادھو اپنی دھن میں مگن تھے۔ وہ پھر کبیر جی کا یہ چیتاونی کا شبد پریم سے گانے لگے:۔

بھجن چیتاونی

من رہنا ہوشیار۔ ایک دن چور مل میں آ ویگا
تیر طبق تلوار نہ برچھی۔ نہیں بندوق چلاویگا
آوت جات لکھے نہ کوئی۔ گھر میں دُند مچاویگا (۱)
نہ گڑ ھ توڑے نہ گھر پھوڑے۔ نہ وہ روپ دکھاویگا
نگری سے کچھ کام نہیں ہے۔ پکڑ تجھے لے جاویگا (۲)
وکٹ کٹک پر وار گھیرے۔ ایک بھی کام نہ آوے گا
نہیں فریاد سنے گا تیری۔ نہ کوئی تجھے بچاوے گا (۳)
سُکھ سمپت دھن دھام بڑائی تیاگ سکل تو جاویگا
ڈھونڈھے پتہ ملے نہیں تیرا کھوجی کھوج نہ پاویگا (۴)
ہے کوئی ایسا سنت جو ہیکی۔ گورو گن آ ے سناویگا؟
کہیں کبیر سوئے سو کھوئے۔ جاگے گا سو پاویگا۔ (۵)

کبیر جی کے شبدوں میں انوکھا رس بھرا ہے۔ وہ اپنے انبھو شبدوں میں اصلیت کو مجسم بنا کر سامنے رکھ دیتے ہیں کہ وہ کوئی کیسا ہی سنگ دل ہو۔ متاثر ہوئے بنا نہیں رہتا۔ پھر مگن جی کا من تو سنسار سے اُٹھ چکا تھا۔ وہ کیسے متاثر نہ ہوتا؟ وہ پوری محویت سے بھجن کو سن کر اس کے اثر کو گرہن کر رہے تھے۔ انہوں نے سوچا۔ جب میں موتی بائی کے گھر میں گیا تھا۔ تب بھی ان سادھو بابا نے مجھے چیتاونی دی تھی اور

اب والیسی پر بھی یہ میری حالت کے مطابق ہی شبد لگا کر مجھے اگیان کی نیند سے، خواب غفلت سے جگا رہا ہے۔ آدھی رات کے وقت کوئی بھی کیونکہ منگا سادھو اس طرح پریم میں مگن نہیں ہو سکتا۔ یقیناً یہ کوئی سچا سنت اور پراوپکاری مہاپرش ہے، جو مجھ جیسے پاپی کو تارنے کے لیے ہی یہ لیلا کر رہا ہے۔ شبد کے مکمل ہونے پر اسی نے شردھا اور بھگتی سے سادھو کے چرن پکڑ لئے اور زور زور سے رو رو کر آنسوؤں سے اُن کے چرنوں کو دھونے لگا

(۸)

مگن جی کے رونے کی آواز اور پاؤں پر آنسوؤں کی گرم بوندیں پڑنے سے سادھو مہاراج کی محویت ٹوٹ گئی۔ انہوں نے مگن جی کو اپنے چرنوں پر سے اٹھا کر آشیرواد پُورک دھیرج دیا۔ اور بڑے پریم سے حال پوچھا۔

کچھ ڈھارس آنے پر مگن جی نے سادھو کے چرن پکڑتے ہوئے ہی کہا۔ مہاراج! میں موہ کے گہرے گڑھے میں گرا جا رہا تھا۔ نہ معلوم وہاں میری کیسی درگتی ہوتی۔ مگر آپ کے ویراگیہ بھرے شبدوں نے میری کایا ہی پلٹ دی۔ آپ کرپا کر کے بتلائیں کہ آپ کون ہیں؟

سادھو۔ تم دیکھ ہی رہے ہو کہ میں ایک سادھو ہوں۔ سادھو کا نام اور دھام کیا؟ سارا سنسار میرا ہی روپ ہے سب نام اور دھام میرے ہی ہیں، مگر حقیقت میں میرا نام دھام اور روپ کچھ بھی نہیں ہے۔ میں بھگتوں کے اُدّھار اور بھگتوں کی رکھشا کے لیے سرب روپ بن جاتا ہوں۔ اس وقت تمہارے اُدّھار کے لیے اس روپ میں پرگٹ ہوا ہوں۔ اپنے پہلے جنم میں تم میرے بھگت تھے، اور تم نے مجھے پرسن بھی کیا تھا۔ مگر اس جنم میں کسی پراربدھ کرم کے بس تم موہ میں پھنس کر اپنے ملوگ کو کھو رہے تھے۔ تم کو اس موہ اور اگیان کی نیند سے بیدار کرنے کے لئے اور نرک کی آگ سے بچانے کے لئے میں نے یہ روپ دھارن کیا ہے۔ جو ایک بار میری شرن میں آ گیا۔ اس کی میں سب طرح سے رکھشا کرتا ہوں۔ بڑی خوشی کی بات ہے، کہ تم اب جاگ گئے ہو۔ مگر ابھی پاپ کے سنسکار تمہارے چت پر جمے ہوئے ہیں۔ پاپ کو جڑ مول سے نشٹ کرنے کے لئے میرے ناموں کا سمرن اور جپ تمہارا سادھن ہے۔ اس لئے تم میرے سندر اور شکتی شالی

رام نام کا جپ اور سمرن

کر کے پہلے اپنے چت کو شدھ کرو۔ چت کے شدھ ہو جانے پر تم میرے اصلی سوروپ کو ویسے ہی دیکھ سکو گے۔ جیسے صاف آئینے میں منہ دیکھا جاتا ہے۔"

تم میری شرن لے چکے ہو۔ اس لئے میں تمہاری رکھشا کے لئے ایسے ہی تمہارے انگ سنگ رہتا ہوں۔ جیسے گائے اپنے بچھڑے کے پیچھے پیچھے رہتی ہے۔ تم ذرا بھی چنتا اور شوک مت کرو۔ صرف میری طرف منہ رکھو۔ اور سچے ہردے سے مجھے پکارو۔ جب تمہیں پر آفت آئے گی بچاؤں گا۔ میں سرب سمرتھ ہوں اور اپنے بھگتوں کا سب طرح سے رکھشک ہوں۔ بھگت کے لئے میرا بھروسہ ہی سچا بھروسہ ہے۔"

اتنا کہہ کر سادھو روپ دھاری بھگوان انتردھان ہو گئے۔ مگن جی پربھو کی کرپا۔ بھگت وتسلتا اور پتت پاون سبھاؤ کو دیکھ کر دم بخود رہ گئے۔ وہ تن من کی سدھ بھول گئے۔ جب ہوش میں آئے، تب گدگد ہو کر پریم کے آنسو بہاتے ہوئے بھگوان کی استتی کرنے لگے۔

مگن جی کا بھگوان کی اُستتی کرنا

(۱) جننی جنک گورو بندھو ہمارے
کرپا ندھان! پران تے پیارے! (۱)
(۲) تن دھن دھام رام ہتکاری
سب ودھی تم پرنت آرتی ہاری (۲)
(۳) اس شکھ تم بن دے ای نہ کو او
مات پتا سوارتھ کو رت ہو او (۳)
(۴) ہیتو رہت جگ جگ اُپکاری
تم تمہار سیوک اسورادی! (۴)

ہے کرپا کے ساگر! پرانوں سے بھی پیارے پربھو! آپ ہی میرے ماتا پتا، گورو اور بندھو ہیں۔ ہے شرناگت کے دکھوں کو دور کرنے والے! سب طرح سے رکشک شری رام جی! آپ ہی اپنے داس کے تن من دھن دھام کی رکشا کرنے والے سب طرح سے ہت کاری ہیں۔ اپنے بھگت جنوں کو موہ مایا سے چھڑا کر نیک مارگ میں لانے کی ایسی اُتم شکتی آپ کے سوا کوئی نہیں دے سکتا۔ سنساری ماتا پتا تو سوارتھی ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ تو موہ مایا میں ہی پھنساتے ہیں۔ ہے کام کرودھ وغیرہ سب اسروں کے نشٹ کرنے والے رام جی! لوک پرلوک دونوں جگہ بے غرض پریم کرنے والے تو صرف آپ اور آپ کے سچے بھگت ہی ہیں۔ پربھو! آپ کی کرپا درشٹی سے میں نربھے ہو گیا۔ اب ایسی شکتی پردان کیجئے کہ آپ کے شری چرنوں میں میری اننیہ بھگتی سدا بنی رہے۔ اور سنسار کی موہ مایا مجھے ویاپت نہ ہو۔

(۹)

کاشی میں سب جگہ یہ بات پھیل گئی کہ مگن جی گھر بار چھوڑ کر سادھو ہو گئے۔ سب کو بڑا تعجب ہوا کہ ایک ہی رات میں یہ تبدیلی کیسے ہو گئی۔ اس کے بہتر اور رشتہ دار آئے۔ سب نے سمجھایا۔ مگر مگن جی تو پکے گورو کے چرنوں پر پہنچ چکے تھے۔ اپنے نشچے میں اٹل رہے۔ آخر اس کی پتنی بھی استری آ کر اس کے چرنوں میں گر پڑی۔ اور بولی۔ اب میں کس کی ہو کر رہوں گی؟

مگن جی نے جواب دیا۔ جو پرمیشور سب کے سچے پتا اور رکھشک ہیں۔ تم اسی ایشور کی ہو کر رہو۔ سب کے پالنے والے وہی پربھو ہیں۔ سنساری رشتہ دار تو صرف ماتر ہیں۔ وسیلہ محض ہیں۔ بھگوان کی بھگتی کرکے تم بھی اپنا جنم سپھل کرو۔

استری۔ اس پرمیشور کا مارگ کون بتا دے گا؟

مگن جی۔ بھگوان خود ہی سب کے مارگ درشک اور سچے گورو ہیں۔ کھانے پینے کی تم کو کوئی چنتا نہیں ہے جانکی رام جی تم پر بھی ضرور کرپا کریں گے۔ تم ان کے رام نام کا سمرن کرتی رہنا اور ان کا چنتن کر کے اپنے من کو

سادھو سنتوں کی سیوا میں اور دین دکھیوں کی امداد میں لگاتار رہا کرنے سے جیسی کرپا بھگوان کی مجھ پر ہوئی ہے ویسی ہی تم پر بھی ضرور ہو گی۔ اور تمہارا جنم بھی سپھل ہو جاوے گا۔ پربھو بڑے ہی کرپالو ہیں۔"

ہوتے ہوتے موتی بائی کے کانوں میں بھی یہ خبر پہنچ گئی۔ کہ مگن جی سچ مچ گھر بار چھوڑ کر سادھو ہو گئے۔ سن کر اس کے دل کو ٹھیس لگی۔ وہ بہت پریشان ہو گئی۔ اس نے دل ہی دل میں کہا۔ ہائے! میں نے اس کے پریم کی قدر نہیں کی۔ وہ بات کا دھنی تھا۔ سچا پریمی نکلا۔ منتیں ہیں میرے پاس سے جاتے ہی سب موہ مایا کی پھانسی توڑ کر ستسنگ سے سنت ہو گیا۔ ہائے! میں تو تیری بن کر کیا اب تک جاتے کے پیسوں کا رس لیتی رہی۔ اور اس کلیوگ نے تڑپ تڑپ کر پران دے دیئے۔ مگر اب کیا ہو سکتا ہے؟ اب تو وہ سنسار تیاگی ہو گیا۔ اب میری اسے کیا پرواہ ہو گی؟ مگر نہیں وہ میرا سچا پریمی تھا۔ مجھ سے سچے دل سے پیار کرتا تھا۔ مجھ سے اداس ہو کر ہی وہ سادھو بنا ہے۔ اس میں ابھی تک میرے پریم کے سنسکار ضرور باقی ہوں گے۔ اگر میں اسے پھر سے پھنسانے کی کوشش کروں، تو ہو سکتا ہے کہ وہ پھر سے میرے پریم جال میں پھنس جائے آخر وہ میرا سچا عاشق تھا۔

یہ سوچ کر موتی بائی مگن جی کی تلاش میں نکلی۔ اس نے بہت کھوج کی۔ مگر مگن جی کا سراغ نہ ملا۔ موتی بائی اس کے سچے پریم سے متاثر ہو چکی تھی۔ اس کے دل میں بھی مگن جی کے لئے پریم پیدا ہو گیا تھا اور وہ بھی اس کے لئے بیتاب تھی۔ اس لئے اس نے کھوج جاری رکھی۔ وہ ہر روز اس کی تلاش میں نکلتی۔ اس کو اب پتہ لگا۔ کہ دل کی لگن کیسی بری ہوتی ہے۔ اس کی تڑپ کو وہی جان سکتا ہے جسے یہ لگن لگ جاتی ہے۔

جو ڈھونڈے سو پاوے۔ کھوجتے کھوجتے ایک دن اس نے دیکھا۔ کہ کوئی ایک سادھو گلی میں سے گذر رہا ہے۔ اس وقت سکول کے کچھ لڑکے اپنے ہاتھوں میں کچھ کبوتروں کو

لگے سے پکڑ کر سے بیچا رہے ہیں۔ گلا دبنے سے کبوتروں کا سانس مشکل سے چل رہا تھا۔ اور وہ ادھر مرے سے ہو رہے تھے۔ سادھو نے یہ دیکھ کر اُن لڑکوں کو پاس بلا کر کہا بیٹا جس جیون کو تم دے نہیں سکتے۔ اس کے لینے کا کیا حق رکھتے ہو۔ کسی کے پران لینا بہت بڑا پاپ ہے۔ ان بیچارے بے گناہ جیوں کو آزاد کر دو۔ دیکھو۔ ان کے ہردے میں بھی ایشور براجمان ہیں۔ ان کو چھوڑ دینے سے تم پر بھگوان پرسن ہوں گے یاد رکھو کہ سب پرانیوں کے جیون کا سرچشمہ وہ پرمیشور ہی ہیں۔ جیسا کہ کہا ہے۔ ؎

ہر ایک چیز میں ہے سمایا وہی
نہیں اس کی قدرت سے باہر کوئی

لڑکے اس سادھو مہاتما کی شانت اور سیدھی مورتی کو دیکھ کر بے حد متاثر ہوئے۔ انہوں نے ان پرندوں کو فوراً آزاد کر دیا۔ سادھو نے ان لڑکوں کو آشیرواد دے کر کہا بچو! تمہارا بھلا ہو۔ تم نے ان پرندوں کو ابھی دان دیا ہے ایشور تمہیں بڑے کرے گا۔

موتی بائی روز ہی مگن جی کی کھوج میں نکلتی تھی۔ آج بھی وہ ان کی کھوج کر رہی تھی کہ اتفاق سے وہیں پہنچ گئی۔ جہاں وہ سادھو لڑکوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ وہ ایک طرف کھڑی ہو کر سادھو کی ایک ٹک دیکھتی رہی۔ سادھو کی شکل سے اور اس کی باتوں سے موتی بائی نے اندازہ لگایا کہ ہو نہ ہو یہ سادھو کے بھیس میں مگن جی ہی ہیں۔"

اتنے میں سادھو وہاں سے اٹھ کر آگے بڑھنے لگا۔ موتی بائی بھی چپکے سے اس کے پیچھے پیچھے چلی۔ ایشور کی لیلا نیاری ہے۔ پریم کی کشش دیکھو کہ وہی موتی بائی جو مگن جی سے کھل کر بات بھی نہ کرتی تھی۔ اور سواری کے بغیر ایک قدم بھی نہ چلتی تھی۔ آج اسی مگن جی کے پریم میں پیدل ہی گلیوں کی خاک چھان رہی ہے۔ آج اسے لینے کے دینے پڑ رہے ہیں۔ وہ اچھی طرح پہچان گئی ہے کہ یہ سادھو مگن جی ہی ہیں۔ جو اس سے مایوس ہو کر سادھو بن گئے ہیں۔ دل کی لگن سے مجبور ہو کر آج موتی بائی اس سادھو کی کرپا درشٹی کی خواہشمند ہے۔ وہ چاہتی ہے کہ سادھو اُس کی طرف آنکھ بھر کر دیکھے۔ تو اس کا جیون سپھل ہو جائے۔ سچ ہی تو کہا ہے۔ ؎

کیا گتی پھرتی تھی دُنیا جستجو میں تھے جو ہم
جب اسے چھوڑا تو وہ بے اختیار آنے کو ہے
اثر ہے جذب الفت میں تو کھنچ کر آ ہی جائیں گے
ہمیں پروا نہیں ہم سے اگر وہ تن کے بیٹھے ہیں

سادھو پہلے وشوناتھ جی کے مندر میں گیا۔ پھر گیان واپی کا چکر لگا کر اسی مندر کے پاس جا کر ایک درخت کے نیچے آسن لگا کر بیٹھ گیا۔ اور آنکھیں بند کر کے سرب آتما بھگوان کا اپنے ہردے میں دھیان کرنے۔ پرم پوتر رام نام کا مانک جپ کرنے لگا۔ موتی بائی بھی چپ چاپ اس کے نقش قدم پر آ رہی تھی وہ بھی اسی درخت کے نیچے پرے ہٹ کر بیٹھ گئی۔

سادھو کو اس بات کا خواب میں بھی خیال نہ تھا۔ اس کے خیال میں یہ بات ناممکن تھی۔ کہ موتی بائی جیسی غیور۔ دھن اور حسن کی مستی میں مخمور استری کبھی پیدل چل کر اس کے پاس آ سکتی ہے۔ سادھو سنسار کے سب کشٹ بھول کر ایشور کے دھیان میں محو تھا گویا مالک۔ نام جپ کے ساتھ ساتھ وہ نامی کے درشن بھی کر رہا ہو۔ اسے تن بدن کی سدھ تو نہیں تھی۔ عشق مجازی نے اسے حقیقی عشق کی شاہراہ پر ڈال دیا تھا۔ موتی بائی کے پریم کے بدلے اب وہ اپنے ہردے میں براجمان پرمیشور کے پریم میں مگن تھا۔ پتہ نہیں کب تک وہ سادھی کے آنند میں مگن رہا۔ اور موتی بائی کھیو کی پیاسی اس کے انتظار میں بیٹھی رہی۔ وہ بیٹھی تو کیا کرتی پریم کا پاٹ جو پڑھ چکا تھا۔ پہلے مجنوں لیلیٰ کے پریم میں صحرا کی خاک چھانتا تھا۔ مجنوں نے جب اندر کی ٹیک پکڑ لی۔ تو لیلیٰ مجنوں کے فراق میں تڑپنے لگی۔ شاعر کہتا ہے۔ ؎

اندر دی ٹیک

بُک بُک رو رو ڈھونڈ ڈھونڈ کے بجنا عمر گنوائی
پر نہ پنگھر کھا دی لیلیٰ۔ وہ اُس پاس نہ آئی
اَنت ہار کے بہ گیا مجنوں۔ لیلیٰ لیلیٰ جپ دا

ہو لیلیٰ وچ لگ گئی اندر - اندر لیلیٰ آئی
لیلیٰ بھی من کھچ کھچا کے مجنوں [illegible]
میں لیلیٰ میں لیلیٰ کو کے [illegible]
میں لیلیٰ میں لیلیٰ کو [illegible] لیلیٰ ہو گیا
آپ پریتم بن گیا [illegible] لیک وہاں اندر پہنچی

ایسا ہی یہاں بھی ہوا۔ ادھر [illegible] عاشق معشوق بن گیا اور معشوق عاشق [illegible] موتی بائی کے لئے مگن جی تھا۔ اتنی ہی [illegible] موتی بائی کو مگن جی کے لئے ہونے لگی۔ وہ اب اس بات کے لئے تڑپنے لگی۔ کہ کب سادھو کی سادھی کھلے اور کب میں اپنا تن من اور دھن مگن جی پر نثار کر دوں۔

آخر بڑی دیر کے بعد سادھو جی کی سادھی کھلنے لگی ہوئی۔ تب موتی بائی اٹھ کر ان کے پاس آئی۔ اور سادھو کے چرنوں پر اپنا سر رکھ کر رونے لگی۔

سادھو مہاراج سادھی سے ابھی ابھی اٹھے تھے۔ وہ موتی بائی کو پہچان نہ سکے۔ انہوں نے کہا۔ دیوی! میں بہت پاپی ہوں۔ میرے پاؤں چھوڑ دو اور بتاؤ۔ تم کون ہو اور کیا چاہتی ہو؟

موتی بائی نے بدستور آنسو بہاتے ہوئے کہا۔ مہاراج! میں آپ کی داسی موتی بائی ہوں۔ میں آپ کو منانے آئی ہوں۔ میرا اپرادھ کشما کیجئے۔ مجھ سے سخت غلطی ہوئی۔ آپ میرے محل میں چلئے۔ میں عمر بھر آپ کی داسی بن کر آپ کی سیوا کروں گی۔ اور آپ کے چرنوں کی دھول کو اپنے ماتھے پر چڑھاؤں گی اور دیوتا کی طرح آپ کی پوجا کروں گی

(باقی آئندہ)

شرناگت کی ٹیر

راگ بھیرو

ہوں تو دین نکارو سوامی ہوں تو دین نکارو

دینا ناتھ شرناگت وتسل سنیو نام تمہارو
ہوں پتت تم پتت ادھارن تمہرو چت ادارو
ہوں پاپی من وشیوں پاگا۔ اندھ کھنسا اندھیارو
کو اُو جپ تپ نیم سادھنے کاہو کو گیان اُجیارو
سگرو جنم ہی پاپ میں کھویو چیتیو نہ نام تمہارو
بہا جات ہوں بھو ساگر میں جاکو وار نہ پارو
چھوڑن تیاگی چھوڑی نہ کب ہوں کامی کام نہ مارو
بھگت جنوں پر دیا جو کینی یا میں کون اُپکارو

سب کی آشا چھوڑ کے داتا آیو ہوں تو دوارو
میری اور نہ دیکھو سوامی اپنا ورد سمبھارو
کوئی سہارے نہیں تم بن ہوں تم ہی دین سہارو
کو اُو پریم بھگتی دس بھینا پربھو چرنن بلہارو
بھجی نہ پرابت من کی شدھی نشچیت بھئے سب بارو
تم بن کون سری پار لگاوے ناؤ پڑی منجھدھارو
میں پاپی نہیں پاپ تیاگا تم کیوں کھا لسارو؟
دین دیالتا تب ہم جانیں جو مو پر کرپا دھارو

جیتی سمرتھ ہوں جا بالی تن میں پاپ کے آگی بھارو
اٹھ گھنڈن تم کو سامرتھا سیوک انت تمہارو